0389

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی وتحقیقی میگزین

ماہنامہ

اردو/English

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

قرآن مجید کے غلط ترجمے

درس قرآن کا نیا موضوع ......

رات بخششوں اور رحمتوں والی

شب برأت کے مسائل اور وظائف
پر مشتمل شاندار تحریر

دعا بعد از نماز جنازہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

FAST, SAQAE FITAR & ITIKAF

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

روزہ، اعتکاف اور فطرانہ

فکر وفن کے آئینے میں

امام اعظم

دانش حجاز + سچی حکایات

قرآن وسنت اور معتبر کتب سے اخذ کئے گئے سچے واقعات
سنہری اقوال اور تبصروں سے مزین شاندار سبق آموز تحریریں

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزاتی سفر معراج کے اسرار ونکات

وزیرآباد: (رپورٹ) توہین آمیز خاکوں کے مجرم کو واصل جہنم کرنے والے غازی عامر چیمہ شہید کے عرس کے موقع پر عالمی تنظیم اہلسنت کے زیراہتمام کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس ساروکی میں منعقد ہوئی جس میں چاروں صوبوں و آزاد کشمیر سے سینکڑوں علماء ومشائخ واہم شخصیات اور ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے کی جبکہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی، مفتی عبدالشکور ہزاروی، مفتی نور حسین، علامہ ابوالحسنین، مولانا قاضی امیر حسین، مولانا ضیاء اللہ قادری، مولانا یوسف شاہ، پیر غلام دستگیر شاہ، پیر آف اعوان شریف قاضی محمود، مولانا ثاقب مصطفائی، مولانا مختار قادری، غازی ثاقب شکیل، سید اکرام شاہ جیلانی سید عبدالغفار شاہ، سرفراز تارڑ، پروفیسر شہباز چشتی، سید شاہد حسین گردیزی، مفتی عبدالغفور سمیت ملک بھر سے آئے ہوئے علماء ومشائخ اور سیاسی وسماجی شخصیات نے خطاب کیا اور غازی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا، اس موقع پر عالمی تنظیم اہلسنت نے پولیس کانسٹیبل ثاقب شکیل جنہوں نے دوران ڈیوٹی ایک گستاخ کو ختم کیا تھا کو "نشان خالد بن ولید" ایک تلوار کی صورت میں پیش کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا ضیاء اللہ قادری نے بتایا کہ ناموس رسالت کمپلیکس میں جامع مسجد غازی عامر شہید، دینی درسگاہ جامعہ غازی علم الدین، غازی اللہ دتا شہید کنجاہی ڈسپنسری، غازی ثاقب شکیل لائبریری، باب صدر صدام حسین شہید سمیت دیگر غازیان اسلام کے نام پر یادگاریں بڑی تیزی کیساتھ جاری ہیں اور جامع مسجد عامر شہید کا لینٹر ڈال دیا گیا ہے۔

لاہور/اسلام آباد (اخبارات) وکلاء برادری ججز بحالی تحریک کیساتھ اسلامی نظام عدل کے نفاذ کیلئے جدوجہد کو بھی اپنے ایجنڈے میں شامل کرے، کاش علماء ومشائخ ودیگر دینی حلقے اسی جوش وجذبہ کیساتھ وطن عزیز میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے قربانیاں دیتے تو پاکستان کب سے نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بن گیا ہوتا تو پھر نہ آزاد عدلیہ کا قتل ہوتا اور نہ عوام کا جینا مشکل اور نہ ہی پاکستان مسائلستان بنتا، ہمارے ہزاروں کارکن ملی مشن کی خاطر لانگ مارچ میں شریک ہیں: پیر افضل قادری مدظلہ کی وکلاء لانگ مارچ کے موقع پر ارکان شوریٰ کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو دوسری طرف عدلیہ بحالی لانگ مارچ میں تنظیم اہلسنت کے کارکن بھاری تعداد میں مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ ضیاء اللہ قادری وعلماء کرام کی زیرقیادت لاہور تا اسلام آباد شریک رہے جبکہ لاہور میں سید شاہد گردیزی کی زیرقیادت اور دوسرے شہروں میں ضلعی قیادت کے زیرانتظام لانگ مارچ کا استقبال ہوا اور گجرات میں اندریں مسئلہ سب سے بڑی ریلی تنظیم اہلسنت نے نکالی

نعلین رسول کی عدم دستیابی کو 6 سال مکمل :28 جولائی کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں عالمی تنظیم اہلسنت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس اور بعدازاں پریس کلب لاہور کے سامنے احتجاجی مظاہرہ ہوگا

انٹرنیشنل معراج کانفرنس، فقیہ اعظم ولی کامل حضرت نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا 51 عرس اور شعبہ طلباء کا جلسہ دستار 31 جولائی جمعرات صبح 9 تا ظہر خانقاہ نیک آباد میں منعقد ہوگا

پیر محمد عثمان افضل قادری اگست 2008 کے پہلے عشرے کے آخر میں ایک ہفتے کے دورہ پر متحدہ عرب امارات روانہ ہوں گے جہاں ان کا رابطہ نمبر یہ ہوگا 00971-503209586، جبکہ نیک آباد سے جانے والا "قافلہ حجاز" حرمین شریفین کی حاضری کے بعد واپس پہنچ گیا ہے، خواتین کی رہنمائی محترمہ ریحانہ کوثر قادری اور مردوں کی رہنمائی محمد عثمان قادری نے کی

لندن: (پریس ریلیز) ستمبر 2008ء میں پیر محمد عثمان افضل قادری چند ہفتے کے دورہ پر انگلینڈ پہنچ جائیں گے برطانیہ میں ان کا رابطہ نمبر یہ ہوگا 0044-7895349282

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں "دورہ تفسیر القرآن" 26 جولائی تا 23 اگست منعقد ہوگا، تدریس مفسر قرآن حضرت محمد فیض احمد اویسی مدظلہ فرمائینگے، 0300-9684391

لاہور (پ ر) پیر محمد افضل قادری مدظلہ کے خطابات نور Tv اور عکس Tv پر نشر ہونا شروع ہوگئے، جبکہ محمد عثمان قادری کے دینی پروگرام نور ٹی وی اور عکس ٹی وی پر دیکھے جاسکتے ہیں،

V، SymbolR30000، TrnF03960، C_Thaicom **Aks Tv** V، SymbolR14070، TrnF03661، C_Panamsat **Noor Tv**

گوجرانوالہ (پ ر) مولانا محمد حنیف چشتی مدظلہ وجامعہ چشتیہ رضویہ ضیاء القرآن کے زیراہتمام جامع مسجد گلزار مدینہ محلہ شریف پورہ جی ٹی روڈ راہوالی میں "دورہ تفسیر القرآن" شب برات سے شروع ہوکر جمعۃ الوداع تک جاری رہے گا، تدریس کے فرائض علامہ محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری مدظلہ ودیگر انجام دینگے، رابطہ نمبر 0321-7403367

وزیرآباد: عالمی تنظیم اہلسنت کے زیراہتمام "کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس" کے عظیم اجتماع سے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری خطاب کررہے ہیں۔ (فوٹو روزنامہ ایکسپریس)

fatmar

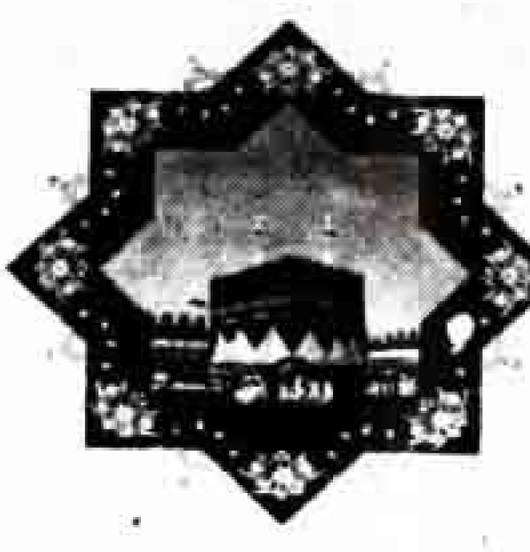

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ

ماہنامہ

اردو/ English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

مقام اشاعت "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ **ایڈیٹر:** صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

اعزازی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف **رابطہ برائے شکایات:** محمد صفدر 0301-4111996

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 053-3521401-402 فیکس 3511855 ای میل Info@ahlesunnat.info

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

اے ساقی الطاف خُو، اللہ ہُو اللہ ہُو
لانا ذرا جام وسبو، اللہ ہُو اللہ ہُو
لا بادۂ گلفام دے بھر بھر کے پیہم جام دے
پیاسا ہوں میں ساقی ہے تو، اللہ ہُو اللہ ہُو
ہر جام میں جلوہ ترا ہر قطرہ آئینہ ترا
ہے میکدے میں تو ہی تو، اللہ ہُو اللہ ہُو
یہ پھول یہ شاخ وشجر یہ رس بھرے میٹھے ثمر
مٹی میں جوش نمو، اللہ ہُو اللہ ہُو
یہ شام یہ کالی گھٹا یہ معتدل ٹھنڈی ہوا
یہ بارشیں یہ رنگ وبو، اللہ ہُو اللہ ہُو
سانسوں میں تیرا نام ہے ہر وقت تجھ سے کام ہے
ہر دم ہے تیری گفتگو، اللہ ہُو اللہ ہُو
تیرا صبا بھرتا ہے دم اس پر رہے تیرا کرم
کہتا پھرے یہ چار سو، اللہ ہُو اللہ ہُو

نعت

رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیا دھوم یہ تھی
اک راج دلارا آوت ہے
لو لاک کا سہرا سر سوہت
وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ
غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ
محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امیں یہ کہتے چلے
اے عرشیو! تمرے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے
سردار ہمارا آوت ہے
یسین کی چمک ہے داتن میں
طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں
وہ عرش کا تارا آوت ہے

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان (رابطہ نمبر 0333-8437283)

جو اللہ کی حدود کو پھلانگیں یہی لوگ ظالم ہیں ﴿قرآن﴾

---------- ادارایہ! ----------

وطن عزیز پاکستان اسلام کی بنیاد پر بنا تھا تحریک پاکستان میں مسلمانوں کا نعرہ تھا پاکستان کا مطلب کیالا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مگر بدعہد حکمرانوں نے ہمیشہ اسلام سے غداری کی اور پرویز مشرف حکومت نے تو اسلام شکن اقدامات کی انتہا کردی جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی حدود آرڈیننس میں اسلام شکن ترامیم کے حق میں ووٹ دے کر الحاد کا مظاہرہ کیا اور اب وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا اعلان کرکے اسلام شکنی کی انتہا کردی۔

جبکہ اسلام میں قاتل کی طرح گستاخ رسول اور مرتد (جو دین اسلام سے منحرف ہو جائے یا ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کردے) کیلیے بھی سزائے موت ہے۔ قرآن مجید سورہ بقرہ آیت نمبر 178 میں ارشاد باری ہے:

''یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ۔''

ترجمہ: ''اے ایمان والو تم پر قتل میں قصاص فرض کردیا گیا۔'' اور حدیث پاک میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''من سب نبیا فاقتلوہ'' ترجمہ: ''جو کسی نبی کو برا بھلا کہے اسے قتل کردو۔''

اور بخاری شریف میں ارشاد نبوی ہے:

''من بدل دینہ فاقتلوہ۔'' ترجمہ: یعنی ''جو (مسلمان) اپنے دین کو تبدیل کرے اس کی سزا قتل ہے۔''

سخت حیرت ہے کہ جو کام پرویز مشرف سمیت کوئی بھی نہیں کرسکا وہ کام وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کر دکھایا اور اس اسلام شکنی کی ذمہ داری آصف علی زرداری اور پیپلز پارٹی کے دیگر لیڈروں پر بھی عائد ہوتی ہے اور اگر مسلمانوں نے پیپلز پارٹی کا سخت مواخذہ نہ کیا تو پوری قوم دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کی حقدار ٹھہرے گی۔

علماء و مشائخ اور دینی حلقوں کو چاہیے کہ وہ اس کفر و الحاد کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لیے فیصلہ کن کردار پیش فرمائیں!!!

31 جولائی نعلین پاک کی چوری کو 6 سال مکمل

31 جولائی 2002ء کو بادشاہی مسجد لاہور سے حضور نبی اکرم ﷺ کی مقدس نشانی نعلین پاک کے ایک جز کی چوری ہوئی۔ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اور اس وقت کے گورنر پنجاب خالد مقبول نے نعلین پاک کی بازیابی کے لیے کوئی موثر اقدامات نہیں اٹھائے۔ جبکہ قوم نے کئی بار مطالبہ کیا کہ نعلین پاک کی جوڈیشل انکوائری کے لیے ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل مقرر کیا جائے لیکن صدر اور گورنر نے اختیارات کے باوجود کوئی موثر اقدام نہیں اٹھایا اور نہ بعد میں آنے والی حکومت نے کوئی ایکشن لیا۔ لہٰذا ہم نئی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں نعلین پاک کی بازیابی کے لیے پرویز مشرف اور سابقہ گورنر مقبول خالد کو شامل تفتیش کرکے جسٹس افتخار چوہدری کی سربراہی میں ایک ٹریبونل مقرر کرے جو لاہور کے مسلمانوں کے بیانات لے کر اصل حقائق پر مشتمل رپورٹ مرتب کرے۔

marfat.com

درس قرآن

قرآن مجید کے غلط ترجمے

(نئی قسط)

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ھیں:

''الرحمن علی العرش استوی.'' (سورہ طٰہ)

اس آیت کے تحت

…… اہلحدیثوں کے علامہ وحید الزمان ترجمہ کرتے ہیں
''وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا''

…… اہلحدیثوں کے ثناء اللہ امر تسری ترجمہ کرتے ہیں:
''رحمٰن ہے جس نے اوپر عرش کے قرار پکڑا''

…… دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی ترجمہ کرتے ہیں:
''وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہوا''

…… سعودیہ کے شائع کردہ ترجمہ میں جونا گڑھی لکھتے ہیں:
''جو رحمٰن ہے عرش پر قائم ہوا''

…… فتح محمد جالندھری ترجمہ کرتے ہیں:
''رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا''

…… ڈاکٹر محمد طاہر القادری ترجمہ کرتے ہیں:
…… ''نہایت رحمت والا جو عرش پر متمکن ہوا''

…… شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں
''وہ بڑا مہربان عرش پر قائم ہوا''

…… جیل خانہ جات میں منظور شدہ ترجمہ قرآن مجید میں حافظ نذر احمد دیوبندی ترجمہ کرتے ہیں:
''رحمٰن عرش پر قائم ہوا''

…… جماعت اسلامی کے مودودی ترجمہ کرتے ہیں:
''وہ رحمٰن تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے''

…… شیعہ مترجم مقبول دہلوی ترجمہ کرتے ہیں:
''وہی عرش پر حاوی ہوا''

تشریح:

یہ سب ترجمے عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر نقص و عیب سے پاک ہونے) کے خلاف ہیں کسی شئ پر چڑھنا، کسی شئ پر قرار پکڑنا، کسی شئ پر قائم ہونا، کسی شئ پر جلوہ گر ہونا، کسی شئ پر متمکن (جگہ پکڑنے والا) ہونا، کسی شئ کو حاوی ہونا یہ سب جسم کی صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات (صفات جسم) سے پاک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

''اللہ الصمد.''

ترجمہ: ''یعنی اللہ بے نیاز ہے۔''

fatmar

حوالہ: "قرآن مجید" سورہ اخلاص، پارہ نمبر 30۔

اور جسم اجزاء کا محتاج ہوتا ہے، جسم مخلوق ہوتا ہے اور بنانے والے کا محتاج ہوتا ہے۔ جسم جہت و مکان کا محتاج ہوتا ہے جسم قابل تحلیل ہوتا ہے جسم قابل حرکت و سکون ہے اور یہ سب علامات حدوث ہیں۔

مشہور مفسر و فقیہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر مظہری" سورہ یونس:3 کے تحت فرماتے ہیں:

"اجمع اهل السنة من الخلف السلف علی ان الله منزه عن صفات الاجسام و صفات الحدوث."

ترجمہ: "یعنی پہلے اور پچھلے تمام اہلسنت و جماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسموں کی صفات اور حدوث (پیدا ہونے) کی صفات سے پاک ہے۔"

علامہ شہاب الدین محمود الوسی بغدادی "تفسیر روح المعانی" سورۃ اعراف:54 کے تحت فرماتے ہیں:

"ان المشهور من مذهب السلف فی مثل ذالک تفویض المراد منه الی الله تعالیٰ فهم یقولون استوی علی العرش علی الوجه الذی عناه سبحانه و تعالی منزهاً عن الاستواء والتمکن."

ترجمہ: "یعنی بے شک سلف صالحین کا مذہب اس جیسے مقام پر یہی ہے کہ اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے پس وہ (سلف صالحین) فرماتے ہیں استوی علی العرش کا معنیٰ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند ہے حالانکہ وہ استواء اور متمکن ہونے سے بھی پاک ہے۔"

مشہور مفسر علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر بیضاوی" سورہ اعراف:54 کے تحت فرماتے ہیں:

"والمعنی ان لاستواء علی العرش علی الوجه الذی عناه منزها من الاستقرار والتمکن."

ترجمہ: "یعنی معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا استویٰ عرش پر اس طرح ہے جو اس کی مراد ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرار پکڑے اور متمکن ہونے سے پاک ہے۔"

مشہور متکلم علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

"ولا یتمکن فی مکان."

ترجمہ: "یعنی اللہ تعالیٰ کسی جگہ متمکن نہیں ہوتا۔"

لہٰذا صحیح یہی ہے کہ یہ اور اس قسم کی دیگر آیات، متشابہات (یعنی وہ آیات جن کا معنیٰ صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کے بتانے سے رسول اکرم ﷺ) میں سے ہیں۔

اسی لیے مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی نے ترجمہ فرمایا ہے:

صحیح ترجمہ:

"بڑی مہربانی والا اس نے عرش پر استویٰ فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔"

---

marfat.com

درس حدیث

شب براُت مسائل اور وظائف

پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ. قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.''

ترجمہ: ''میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو موجود نہ پایا تو میں باہر نکلی تو آپ بقیع (جنت البقیع قبرستان) میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ (یعنی اس کی خصوصی رحمتیں) شعبان کی پندرہویں رات (شب براُت) کو آسمان دنیا (نیچے والے آسمان) پر نازل ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ''بنو کلب قبیلہ'' کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں۔''

حوالہ ''سنن ترمذی'' کتاب الصوم عن رسول اللہ، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث: 670.

لیکن شب براُت کن کچھ بد نصیبوں کی توبہ کے بغیر مغفرت نہیں ہوتی۔ ''مسند البزار'' میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ''سنن ابن ماجہ'' میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی مروی ہے:

''اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات تجلی فرماتا ہے اور تمام مخلوقات کو بخش دیتا ہے، ماسوائے مشرک اور مشاحن کے (مشاحن سے مراد کینہ رکھنے والا، اسلام میں نیا فرقہ بنانے والا، چغل خور ہے)۔

دیگر روایات میں کافر و مشرک و مشاحن کے علاوہ والدین کا نافرمان، شرابی، سود خور، تکبر سے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا، قاتل، زانی، نجومی، عشار (جو محکمہ ٹیکس میں ہو اور لوگوں پر ظلم کرتا ہو)، میوزک، سارنگی، طبلہ اور ڈھول بجانے والا (یعنی گانے بجانے والا)، ہمسائے کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا، جادوگر، اور شرطہ (یعنی رشوت خور و ظالم سپاہی) کا بھی ذکر آیا ہے۔ اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ان بخشش سے محروم لوگوں پر اللہ شعبان کی پندرہویں رات کو نظر بھی نہیں فرماتا (جب تک کہ سچی توبہ نہ کریں)۔

15 شعبان کا نام شب براُت کیوں ہے؟ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''غنیۃ الطالبین'' میں اور دیگر مفسرین وائمہ دین نے احادیث مبارکہ کے مضامین ومفاہیم کی روشنی میں پندرہویں شعبان کی رات کا نام ''شب براُت'' اس لئے رکھا ہے کہ براُت کا معنی ہے: دور ہونا، جدا ہونا، نجات پانا وغیرہا۔ اور اس رات اللہ تعالیٰ کے

fatmar

نیک بندے آخرت کی رسوائی وذلت سے دور کر دیئے جاتے ہیں اور بد بخت لوگ (یعنی جو اس رات کو اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں ومغفرتوں سے دور رکھے جاتے ہیں۔

اس رات کو سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے''

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں رات سے مراد شب برات ہے۔''

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں معلوم ہے کہ اس رات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو کیا ہوتا ہے؟ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اس میں کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: اس سال جس بچے نے پیدا ہونا ہے اس رات وہ لکھا جاتا ہے، اور اس سال میں جس نے وفات پانی ہے اس رات اسے لکھا جاتا ہے، اور اس رات (سال بھر کے) اعمال اُٹھائے جاتے ہیں، اور (سال بھر کا) رزق نازل کیا جاتا ہے۔''

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

''چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر وبرکت کی بارش فرماتے ہیں: عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، پندرہویں شعبان کی رات اس رات اللہ تعالیٰ کاموں (اور بالخصوص موتوں) کے اوقات اور رزق لکھ دیتا ہے اور اس سال حج کرنے والوں کے نام لکھ دیتا ہے، اور عرفہ یعنی یوم الحج کی رات۔ ان راتوں میں خیر وبرکت کی برسات اذان فجر تک جاری رہتی ہے۔''

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ایک کتاب دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے جن کے نام اس کتاب میں ہیں اُن کی روحیں قبض کرو! بندہ باغات لگا رہا ہوتا ہے، شادیاں کر رہا ہوتا ہے اور عمارتیں تعمیر کر رہا ہوتا ہے (اور اسے معلوم نہیں ہوتا) کہ اسکا نام مرنے والوں میں لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔

احادیث بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ شب برات رحمتوں بخششوں اور مغفرتوں کی رات ہے، کچھ بد نصیب ایسے ہیں جن کی مغفرت اس بخشش بھری رات میں بھی نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ اس رات فرشتوں کو سال بھر کے اہم امور کا پروگرام دے دیتے ہیں۔ چونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اپنی قضاؤں میں تبدیلی بھی فرما دیتے ہیں، لہذا بندے کو چاہیے کہ اس رات اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیرات وبرکات کا سوال کرے اور رب غفور ورحیم کی بارگاہ میں دنیا وآخرت کے مصائب وآلام سے نجات کا سوال کرے۔

شب برات کے معمولات

☆ ویسے تو تمام عبادات اور تمام کلمات طیبات برکت ورحمت اور ثواب کا ذریعہ ہیں، لیکن اس مبارک رات میں درج ذیل معمولات نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام اور بزرگان سے ثابت ہیں:

☆ 15 شعبان کا روزہ۔ اس کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب شعبان کی پندرہویں تاریخ آئے تو رات کو شب بیداری اختیار کرو اور دن کو روزہ رکھو بیشک اللہ تعالیٰ یعنی اس کی رحمت غروب آفتاب کے وقت نیچے والے آسمان پر نزول فرماتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش

marfat.com

مانگنے والا کہ اسے بخشش دوں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ اسے رزق دوں؟ ہے کوئی عافیت و سلامتی مانگنے و لا کہ اسے عافیت و سلامتی دوں؟ ہے کوئی ایسا؟ ہے کوئی ایسا؟ حتیٰ کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔''

نوٹ: فقہاء اسلام کا اجماع ہے کہ حدیث بالا میں روزہ اور شب بیداری کا امر نبوی وجوب کیلئے نہیں ہے، بلکہ پندرہویں شعبان کا روزہ اور شب بیداری مستحب ہے۔

☆ اس رات قبرستان جانا سنت نبوی ہے۔ جیسا کہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں اس کا واضح ذکر موجود ہے۔ لہذا شب برات کو قبرستان میں جانا بھی سنت نبوی ﷺ ہے۔ نیز دیگر احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ رسول ﷺ ہر سال شہداء احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے، اہل قبور کو سلام فرماتے اور دعا فرماتے۔ نیز مسلمانوں کو حکم دیا کہ اہل قبور کو سلام کہو۔ بلکہ سنن بیہقی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ قیامت تک اس کا جواب دیں گے، اے مسلمانو! تم انہیں سلام کہو اور انکی زیارت کرو۔''

جبکہ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ.''

ترجمہ: ''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ عمل دنیا میں زُہد پیدا کرتا ہے، اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔''

حوالہ: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب ما جاء فی الجنائز،

شب برات کا ایک اور عمل نبوی

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے پندرہویں شعبان کو دو رکعت نفل پڑھے، دوسری رکعت میں آپ نے لمبا سجدہ کیا جو کہ فجر تک جاری رہا۔ مجھے خدشہ ہوا کہ نبی پاک ﷺ کہیں حالت سجدہ میں وصال تو نہیں فرما گئے، میں نے آپ کے پاوں کو ہاتھ لگایا تو حرکت فرمائی اور میں نے آپ سے حالت سجدہ میں یہ کلمات سنے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.''

نماز سے فارغ ہو کر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: ان کلمات کو یاد کرلو اور دوسروں کو انکی تعلیم دو۔

نوافل نبوی

''سنن بیہقی شریف'' میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو 14 رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ 14 بار، قل شریف 14 بار، سورہ فلق 14 بار، سورہ ناس 14 بار، آیت الکرسی 1 بار اور آیت مبارکہ ''لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْم.'' 1 بار پڑھی اور فرمایا: جو اس طرح کرے گا، اسے 20 حج مبرور، 20 سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا۔ اور جو آئندہ دن روزہ رکھے گا اسے 120 سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

صلوٰۃ الخیر

''غنیۃ الطالبین'' میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''شب برات کو ''صلوٰۃ الخیر'' ایک سو رکعت نوافل اور ہر رکعت میں دس بار قل شریف پڑھنا ہے۔ اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''مجھے تیس صحابہ کرام نے بتایا کہ جو شخص

fatmar

اس رات کو ''صلوٰۃ الخیر'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر بار نظر کرم فرمائے گا، اور ایک بار نظر کرم سے اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا، جن میں کم از کم ایک حاجت گناہوں کی بخشش ہے۔''

استاذی مکرم مفتی اعظم سید ابو البرکات لاہوری اپنے ایک رسالہ میں جو کہ شب برأت کے موضوع پر لکھا ہوا ہے، میں درج ذیل وظائف تجویز فرمائے ہیں:

1۔ صلوٰۃ الخیر، جس کا طریقہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ 2۔ دس رکعت نفل ہر رکعت میں دو بار قل شریف ہو۔ 3۔ نماز مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کے ساتھ پڑھنا، جبکہ ہر رکعت میں چھ بار قل شریف ہو، پھر پہلی دو رکعت کے بعد ایک بار سورہ یٰس، اور اسکے بعد عمر میں برکت کی دعا، پھر دوسری دو رکعت کے بعد دوبارہ سورہ یٰس اور پھر رزق کی فراخی کیلئے دعا، اور آخری دو رکعتوں کے بعد پھر سورہ یٰس اور پھر خاتمہ بالایمان کی دعا مانگے۔ آخر میں یہ کلمات: '' اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ '' کثرت کے ساتھ پڑھے۔

گناہوں سے توبہ اور حقوق العباد کا تدارک

احادیث بالا کے مطابق شب برأت کو سال بھر کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا شب برات کو مغرب سے پہلے پہلے والدین، بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور دیگر لوگوں سے اپنی زیادتیوں کی معافی مانگ لینی چاہیے، اور اگر کسی کا کوئی حق ذمہ میں ہو تو اسکی ادائیگی کر دینی چاہیے یا پھر صاحب حق سے معافی مانگ لینی چاہیے، تاکہ اعمال جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں تو ندامت کے ساتھ زیادتیوں کے گناہ دھل چکے ہوں۔

ارکان توبہ

اس طرح اس شب میں رب غفور الرحیم سے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ توبہ کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں: 1۔ رب کریم کی بارگاہ میں گناہوں کا اعتراف۔ 2۔ گذشتہ گناہوں پر سخت ندامت اور آہ وزاری۔ 3۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ اور سچا وعدہ۔ 4۔ گناہ کی تلافی۔ مثلاً نمازیں نہیں پڑھیں تو حساب یا اندازے سے بالغ ہونے کے بعد کی تمام فرض اور واجب نمازیں قضا کرے، اسی طرح رمضان کے روزوں کی قضا کرے، اسی طرح جتنے برس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی حساب یا اندازے سے زکوٰۃ ادا کرے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص (شرع شریف کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق) توبہ کرنے والا ہے، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا'' لہذا شب برأت کے موقع تمام گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور فوت شدہ عبادات کی قضا کا پختہ ارادہ کرلینا چاہیے۔

ایک خاص وظیفہ

یہ رات حکم و قضا کی رات ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو سال بھر کا پروگرام دے دیتے ہیں، اس میں موت و حیات، اعمال نیک و بد، ہر قسم کے رزق اور انعامات، مصائب و آلام اور بیماریوں کا پروگرام بھی دیا جاتا ہے، لہذا اس شب کو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے خیر و برکت کی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مرشدی واستاذی والد صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز جو کہ ''دربار عالیہ بغداد شریف'' اور ''دربار عالیہ بٹالہ شریف'' کے خلیفہ مجاز ہیں، آپ اس رات کو نماز مغرب و عشاء کے درمیان درج ذیل وظیفہ پر خود بھی عمل کرتے تھے اور اپنے اہلخانہ اور مریدین و تلامذہ کو بھی اس وظیفہ کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے: اس وظیفہ سے عمر و رزق میں برکت ہو جاتی ہے اور مصائب و مشکلات سے نجات ہوتی ہے

marfat.com

شب برأت کا خاص الخاص وظیفہ

شب برات کا خاص وظیفہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے تین بار سورۃ یس پڑھے اور ہر بار سورہ یس کے بعد درج ذیل دعا بھی پڑھے، اور پہلی بار دعا میں درازی عمر کی نیت کرے، جبکہ دوسری بار میں دفع بلیات کی اور تیسری بار اس دعا میں استغناء (مخلوق کا محتاج نہ ہونے) کی دعا کرے۔ دعا یہ ہے

"اَللّٰھُمَّ یَاذَالْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ وَ جَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَ حِرْمَانِیْ وَ طَرْدِیْ وَ اِقْتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ، اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَ یُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَ مَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔"

نوٹ: جو یہ دعا نہ پڑھ سکے وہ 3 بار سورہ یس پڑھ کر دعا کرے

شب برات کو غیر شرعی رسوم کا رواج

راقم الحروف کے نزدیک درج ذیل وجوہات کی بنا، پر آتش بازی حرام ہے اور جو والدین اور ذمہ دار حضرات آتش بازی سے نہیں روکتے وہ سخت گناہگار ہیں:

☆ آتش بازی کھلا اسراف و فضول خرچی ہے، اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''بیشک بغیر کسی غرض کے پیسہ ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔''

☆ اس شب کو خصوصی طور پر آتش بازی حرام ہے کہ لیلہ مبارکہ اور ملائکہ کی بے ادبی ہے۔

☆ آتش بازی سے عبادت گزاروں کی عبادت، علماء وطلبہ کی تعلیم وتعلم، اور بیماروں، بوڑھوں اور تھکے ماندے لوگوں کے آرام ونیند میں خلل ڈالنا ہے، جو کہ ظلم وزیادتی ہے اور عبادات کی سخت توہین اور علم کا نقصان ہے۔

☆ آتش بازی سے بسااوقات دکانوں، گھروں اور قیمتی اشیاء کو آگ لگ جاتی ہے، اور ہر سال درجنوں لوگوں کی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں۔ لہذا آتش بازی سخت ''فساد فی الارض'' ہے۔

☆ نیز آتش بازی کے بہانے بچے شب بھر گھروں سے باہر رہتے ہیں، غلط ماحول اور غلط سوسائٹی کی وجہ سے جرائم اور کبیرہ گناہوں کی عادت پڑنے کا قوی اندیشہ ہے، لہذا آتش بازی سخت خطرناک وحرام ہے۔

کئی ایک مقامات پر رواج ہے کہ سال بھر میں جس گھر موت واقع ہوتی ہے، عورتیں موت والے گھر جا کر ماتم ونوحہ کرتی ہیں۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ''حضور ﷺ نے ماتم ونوحہ کرنے والی اور سننے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے: ''وہ ہم میں سے نہیں جو (بوقت مصیبت) اپنے رخساروں پر طمانچے مارے، اپنے گریباں پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے۔''

الغرض حکومت پر لازم ہے کہ اس انتہائی خطرناک رسم کا سختی کے ساتھ انسداد کرے۔ اور اساتذہ، علماء، والدین، اور ہر علاقہ کے معززین کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر'' کے تحت ان برائیوں سے روکنے کیلئے تمام مناسب تدابیر اختیار کریں، اور شب برأت کی مبارک گھڑیوں کو غیر شرعی رسوم سے پاک کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

fatmar

دعا بعد از نماز جنازہ قرآن و سنت کی روشنی میں

مولانا علامہ محمد اصغر علی

الباب الاول (قرآن مجید سے)

آیت نمبر 1

"واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون"

ترجمہ: "اے محبوب جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں قریب ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ راہ ہدایت پائیں۔"

<u>شان نزول:</u> تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دعا کس وقت مانگنی چاہیے تو آیت کریمہ نازل ہوئی کہ دعا کیلئے کوئی خاص وقت متعین نہیں جس وقت بھی دعا کروگی جاتی ہے معلوم ہوا کہ یہ آیت کریمہ اپنے اطلاق پر ہے اور عموم زمانہ دعا جائز ہے۔

یہ آیت کریمہ دعا مانگنے کے متعلق مطلق ہے کیونکہ اذا دعان ء عموم (کلمہ) عموم پر دلالت کررہا ہے اور دعوۃ الداع میں دعوۃ مصدر ہے جس کی اضافت الداع کی طرف ہے اور یہ اضافت بھی عموم کی مفید ہے

اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ جس وقت بھی کوئی خدا سے دعا مانگے صبح مانگے یا شام مانگے دوپہر کے وقت یا رات کے وقت، نماز کے قبل یا نماز کے بعد خواہ وہ نماز جنازہ ہو یا کوئی اور نماز ہر وقت دعا مانگنا جائز ہے اور اس آیت کریمہ کے عموم کے تحت داخل ہے۔

اب اصول فقہ سے اسکی مزید وضاحت کی جاتی ہے اصول فقہ کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے جو اصول الشاشی صفحہ 11 پر درج ہے

"المطلق یجری علی اطلاقہ"

ترجمہ: مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے۔

"العمل بالمطلق یقتضی الاطلاق"

ترجمہ: مطلق کے ساتھ عمل اطلاق کو چاہتا ہے

<u>انطباق:</u> جب مطلق اطلاق کو چاہتا ہے اور یہ آیت کریمہ بھی دعا کے جواز میں مطلق ہے اپنے اطلاق پر باقی رہے گی کیونکہ اس کے اطلاق کو کسی دلیل شرعی نے مقید نہیں کیا کتاب اللہ کے مطلق کو مقید صرف کتاب اللہ کی کوئی آیت کرسکتی ہے یا حدیث متواتر، مشہور اس کے ماسوی خبر واحد اجماع قیاس وغیرہ کتاب اللہ کے اطلاق و عموم کو نہیں توڑ سکتے جس طرح کہ اصول الشاشی میں ہے

"اذا امکن العمل بمطلق الکتاب فلا یجوز تخصیصہ بخبر الواحد والقیاس"

ترجمہ "یعنی جس وقت تک کتاب اللہ کی آیت کو اپنے اطلاق پر باقی رکھ کر عمل کرنا ممکن ہو تو اس کی تخصیص خبر واحد اور قیاس سے جائز نہ ہوگی۔"

یہ اہلسنت و جماعت کی دلیل ہے کہ ہر وقت دعا

marfat.com

مانگنے کا جواز اس آیت کریمہ سے ثابت ہے تو نماز جنازہ کے بعد دعا کا جواز بھی اس سے ثابت ہو گا۔

اعتراض: اب اگر مخالف کہے کہ اس آیت کریمہ میں دعا بعد از نماز جنازہ کا ذکر نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ عام کے تمام افراد خود بخود اس کے تحت مندرج ہوتے ہیں ہر فرد کی علیحدہ صراحت کی ضرورت نہیں ہوتی پھر بھی اگر اس بات پر اصرار کیا جائے کہ یہاں خاص نماز جنازہ کے بعد دعا کا ذکر نہیں اسلئے اس آیت کریمہ سے اس دعا کا جواز ثابت نہیں ہوتا تو ہم اس کے دو جواب پیش خدمت کرسکتے ہیں ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔

الزامی جواب: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اقیموا الصلوة'' اے مومنو! تم نماز قائم کرو اب یہ نماز کا حکم تو مسلمانوں کو ہے اس میں ہر وہ شخص جو ایماندار ہے داخل ہے تو اب مثلاً زید جو دعا بعد از نماز جنازہ کا منکر ہے اس سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ پر نماز فرض ہے یقیناً وہ جواب دے گا کہ ہاں فرض ہے پھر اس سے پوچھا جائے کہ کیا دلیل ہے جس کے باعث آپ نماز کو اپنے پر فرض مان رہے ہیں تو ظاہر ہے وہ یہی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ''اقیموا الصلوة'' اے ایمان والو تم نماز قائم کرو اور میں بھی مکلف مسلمان ہوں لہذا اس عام حکم میں جو تمام مسلمانوں کو ہے میں بھی داخل ہوں اور مجھ پر بھی نماز فرض ہے تو ہم کہیں گے کہ اس عموم میں آپ کا (یعنی منکر دعا بعد از نماز جنازہ) کا ذکر نہیں آپ اس خاص زید کے متعلق نماز کے فرض ہونے کا حکم دکھائیں تو ﴿ فالجواب الجواب ﴾ یعنی جو آپ کا جواب ہو گا وہی ہمارا جواب ہو گا کہ جب آپ کے نزدیک ''اقیموا الصلوة'' میں اہل اسلام کا ہر فرد اس مطلق میں داخل ہے تو ''اجیب دعوة الداع'' میں (میں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارے) دعا بعد از نماز جنازہ کیوں داخل نہیں۔

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين!

اب جو شخص نماز جنازہ کے بعد دعا کو ناجائز کہتا ہے وہ قرآن کریم کی اس مطلق آیت کو مقید کر رہا ہے اور عام حکم کی تخصیص کر رہا ہے۔ تو اس پر تقیید و تخصیص پر مقدمات میں بیان کردہ مسلمہ قاعدہ کے مطابق اس کو اس معیار کی دلیل یعنی قرآن کریم کی کوئی آیت یا حدیث متواتر مشہور پیش کرنی لازم ہو گی جس میں یہ ذکر ہو کہ خدا تعالیٰ نے یا اس کے محبوب علیہ السلام نے جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے منع فرمایا۔ ملت نجدیہ وہابیہ کو ہمارے اکابر نے مناظروں کے دوران اسی آیت کریمہ اور دین کے مسلمہ قاعدوں سے ایسالا جواب کیا ہے کہ کسی مناظرہ کے دوران بھی وہ اس اعتراض کا جواب نہیں دے سکے۔ اور انشاء اللہ تا قیام قیامت نہیں دے سکیں گے۔ مناظرہ کرمشانی منعقدہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء جامع مسجد شادی خیل اڈہ میں ہم نے اس موقع پر پرزور مطالبہ کیا کہ قرآن پاک کی اس آیت کی تخصیص کس دلیل شرعی سے کر رہے ہو۔ اس کا ہرگز جواب نہ دیا اور بحث کو الجھانے کا مقابل مناظر نے ہر حربہ استعمال کیا۔

منکرین دعا بعد از نماز جنازہ صرف چند فقہی حوالے پیش کرتے ہیں۔ جو بعض تو ان کے اپنے علماء کے گھڑے ہوئے ہیں اور بعض فقہ کی کتابوں سے لیکن کتب فقہ سمجھنے کے لیے تفقہ کی ضرورت ہے۔ جس وقت ان عبارات کا اول آخر پڑھا جائے۔ خود بخود پتہ چل جاتا ہے کہ فقہائے کرام نے کس صورت میں نماز جنازہ کے بعد دعا کو ناجائز قرار دیا۔ لیکن اس بات کو وہ سمجھے جس کو اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق بخشے۔ ہم انشاءاللہ العزیز اس بحث کو آخر میں تفصیلاً ذکر کریں گے۔

تحقیقی جواب: یہ ہے کہ ہم اس عام پر دلیل بھی پیش کرتے ہیں جس میں صراحت ہے کہ ہر وقت دعا مانگی جا

fatimai

ئز ہے۔ جس طرح نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''اُطْلُبُوْ ا الْخَیْرَ دَھْرَ کُمْ کُلَّهٗ وَ تَعَرَّ ضُوْ ا لِنَفْحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِ نَّ لِلّٰهِ نَفْحَاتٍ مِّنْ رَّ حْمَتِهٖ یُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَا ءُ مِنْ عِبَادِ هٖ۔''

ترجمہ: ''تم اپنے زمانے اور زندگی کی تمام گھڑیوں میں خیر طلب کرو۔ اور اللہ کی رحمت کی تجلیاں تلاش کرتے رہو۔ کیونکہ اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔''

اب تو مانعین کا شبہ یکسر طور پر ختم ہو گیا۔ کیونکہ اس حدیث شریف میں عموم زمانہ دعا کے جواز کی تصریح موجود ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے زمانے کی تمام گھڑیوں میں دعا کیا کرو۔ تو ظاہر ہے ان تمام گھڑیوں میں نماز جنازہ کے بعد والی گھڑی بھی داخل ہے۔ پس اس وقت بھی دعا مانگنی جائز ہو گی۔

قابل غور بات: اتنی وضاحت کے بعد بھی اگر مخالف نماز جنازہ کے بعد دعا کے جواز پر خاص دلیل مانگے تو پھر ہم بھی ان کو اتنا کہنے کے حق دار ہیں کہ ہم نے تو اپنے عقیدہ کو قرآن کریم کی مطلق آیت سے ثابت کر دیا۔ تم دکھاؤ کہ کون سی آیت قرآن یا حدیث رسول مقبول یا قول صحابی میں ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کی جائے ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ایسی دلیل موجود نہیں اور نہ ہی پیش کر سکیں گے۔

آیت نمبر2

''وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ خُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ.''

ترجمہ: ''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور گردن کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر جائینگے''

اس آیت کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ کریم نے دعا مانگنے کے متعلق مطلق امر فرمایا ہے اور کسی وقت کی تخصیص نہیں فرمائی۔ تو دعا مطلقاً مامور بہ ہے لہذا نماز جنازہ کے بعد دعا کو ناجائز کہنا ہرگز درست نہیں۔

اعتراض: جب دعا مطلقاً مامور بہ ہے تو مامور بہ واجب ہوتا ہے اور اس کے خلاف پر وعید ہوتی ہے اور یہاں دعا سے گردن کھینچنے پر وعید بھی ہے ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ.'' الایة میں تو اس قاعدہ کی رو سے اہلسنت کو چاہیے کہ وہ دعا بعد از نماز جنازہ کے متعلق واجب ہونے کا عقیدہ رکھیں اسے مباح و مستحب کیوں مانتے ہیں۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ ہر مامور بہ واجب نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ مامور بہ مباح بھی ہوتا ہے اور یہاں وعید عبادت سے تکبر کرنے پر ہے نہ کہ نفس عبادت پر اور یہاں عبادت سے مراد دعا ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ''اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ.''

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں ''اشعۃ اللمعات'' جلد دوم صفحہ 171 میں فرماتے ہیں کہ یہاں عبادت سے مراد دعا ہے اور اسکی تائید میں انہوں نے اس آیت کو ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اس مذکورہ بالا آیت میں عبادت سے مراد دعا ہے اس پر وعید اور سزا کا لاحق ہونا اگرچہ اس کے وجوب کا مقتضی ہے لیکن دعا واجب نہیں یا مباح ہے یا مستحب اور وعید دعا سے انکار اور گردن کشی پر ہے نہ نفس دعا کی ترک پر۔''

محقق علی الاطلاق کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے اور مباح ہے یا مستحب لہذا اہلسنت وجماعت کا عقیدہ بحمدہ تعالیٰ محقق و مبرہن ہے بخلاف علمائے دیوبند کے کہ انکے پاس اس کے ناجائز ہونے پر کوئی قابل اعتماد دلیل موجود نہیں۔

marfat.com

آیت نمبر :3

''وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔''

ترجمه: ''اور وہ جو انکے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔''

تفسیر صاوی شریف جلد رابع صفحہ 162 پر ہے:

''سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ای سَبَقُوْنَا بِالْمَوْتِ عَلَیْهِ۔''

جب میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے تو وہ بھی سابق بالایمان یعنی سابق بالموت ہوتا ہے تو اس آیت کریمہ کے اقتضاء کے مطابق نماز جنازہ کے بعد دعا بھی اس کے عموم کے تحت داخل ہے بلکہ اس صاوی شریف میں اس آیت کی تفسیر میں آگے فرماتے ہیں:

''فینبغی لکل واحدمن القائلین لھذا القول ان یقصد عن سیقه من انتقل قبله من زمنه الی عصر النبی ﷺ فیدخل جمیع من تقدمه من المسلمین۔''

ترجمه: ''(شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) جو بھی یہ دعا مانگے ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ﴾الآیۃ والے اسے چاہیے کہ اس کے زمانے سے لیکر نبی پاک تک جتنے مسلمان فوت ہو چکے ہیں سب کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور ان تمام مسلمانوں کو دعا میں شریک کرے۔

اب جس میت پر نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہے وہ بھی اسے یعنی دعا مانگنے والے کے زمانے میں فوت ہوا لہذا اس کیلئے دعائے مغفرت کا ثبوت اسی آیت سے ثابت ہوگا خواہ یہ دعا نماز جنازہ کے اندر کرے یا بعد میں ہر طرح جائز ہے۔

آیت نمبر :4

"فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔"

ترجمه: ''تو جب تم نماز سے فارغ ہو لو تو محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور اپنے رب سے دعا کرنے میں رغبت کریں تو معلوم ہوا کہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نماز جنازہ بھی نماز ہے اس کے بعد بھی دعا مانگنے کا جواز اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوگا۔

اعتراض: علمائے دیوبند اس دلیل پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں تو فرض نماز کا ذکر ہے نماز جنازہ کا ذکر تو نہیں لہذا علمائے اہلسنت کا یہ استدلال صحیح نہیں۔

جواب: ہم اس اعتراض کا جواب ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس وہ مقدس ہستی ہیں جن کے متعلق سرکار مدینہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی ''اللھم علمه الکتاب وفقھه فی الدین۔''فرماتے ہیں:

"قال ابن عباس ومقاتل وضحاک والکلبی اذا فرغت من الصلوۃ المکتوبة او مطلق الصلوۃ فانصب الی ربک فی الدعاء وارغب الیه فی المسئلة۔"

ترجمه: ''اے محبوب علیہ السلام آپ جس وقت فرضی نماز سے فارغ ہوں یا کسی بھی نماز سے تو اللہ تعالیٰ سے محنت سے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے سوال میں رغبت کرو۔''

اب نماز جنازہ بھی اگر فرض عین نہیں تو فرض کفایہ ہے تو مطلق نماز میں تو داخل ہے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے مطابق جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے۔

(جاری ھے !!!)

fatmar

امام اعظم فکر و فن کے آئینے میں

ڈاکٹر اقبال احمد اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رہنمائے دین وملت، سراج بزم امت، چراغ شرع وطریقت، شمع دین وہدایت، آفتاب اقلیم فقاہت، پیکر زہد و تقوی وسخاوت، مجسمہ جرأت وشجاعت، سیدنا نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عالم اسلام کی ان مبارک ہستیوں میں ہوتا ہے جن کا نام و کارنامے رہتی دنیا تک آفتاب کی مانند روشن و درخشاں رہیں گے۔

امام المجتہدین سیدنا نعمان بن ثابت 80ھ میں اس دنیائے آب و گل میں رونق افروز ہوئے۔ چونکہ آپ ایک تاجر گھرانے میں پیدا ہوئے، اس وجہ سے شروع شروع میں آپ کی توجہ اپنے آبائی کام کی جانب رہی، لیکن خاندانی وجاہت وعزت ایسی تھی کہ بے علم بھی نہ رہے بلکہ کچھ نہ کچھ سیکھتے رہے۔

رب تعالی عزوجل نے آپ کو جس اہم کام کی غرض سے پیدا فرمایا تھا، اس کے آثار آپ کی روشن پیشانی سے صاف عیاں تھے۔ جو کہ ایک موقع پر حضرت امام شعبی کوفی علیہ الرحمہ نے بھانپ لئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ بازار تشریف لے جارہے تھے، راستے میں حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ کا گھر تھا، جب آپ ان کے گھر کے سامنے سے گزرے تو انہوں نے یہ جان کر کہ کوئی نوجوان طالب علم ہے، اپنے پاس بلالیا اور دریافت فرمایا کہاں جارہے ہو؟ آپ نے ایک سوداگر کا نام لیا۔ امام شعبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم پڑھتے کس سے ہو؟ آپ نے افسوس کے ساتھ نفی میں جواب دیا تو حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ پکار اٹھے کہ مجھے تمہارے اندر قابلیت کے جواہر نظر آرہے ہیں، تم علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو!

حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے حدیثیں روایت کیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی زیارت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک دن آپ کو ''مغازی'' کا درس دیتے دیکھا تو فرمایا کہ واللہ! یہ شخص اس فن کو مجھ سے اچھا جانتا ہے۔

الغرض امام شعبی علیہ الرحمہ کی اس نصیحت نے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے سینے میں سلگتی چنگاری کو شعلہ بنا دیا۔ دل پر بڑا اثر ہوا، اور تحصیل علم کے شوق نے فوراً ہی دل میں گھر کرلیا۔ گھر واپس آئے، آتے ہی والدہ ماجدہ سے اس کا ذکر کیا آپ کی والدہ چونکہ پہلے ہی سے علم کی دلدادہ تھیں آپ کے اس خیال کو سن کر بہت خوش ہوئیں اور اجازت دے دی۔

marfat.com

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ جو کہ بچپن ہی سے نہایت ذہین تھے اور ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کر چکے تھے، اب جید علماء وفقہاء کی صحبت ومجالس میں شریک ہونے لگے اور پوری طرح تحصیل علم پر متوجہ ہو گئے۔ آپ نے کوفہ میں کوئی بھی عالم ومحدث ایسا نہ چھوڑا کہ جس کے سامنے زانوئے شاگردی طے نہ کئے ہوں۔

آپ کو ''علم فقہ'' سے زیادہ رغبت تھی اور یہی رغبت حضرت امام حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتب تک جانے کا سبب بنی۔ حضرت امام حماد علیہ الرحمہ کوفہ کے مشہور امام اور استاذ وقت تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص اور منظور نظر تھے، سے حدیث سنی تھی اور بڑے بڑے تابعین کے فیض صحبت سے مستفید ہوئے تھے۔ اس وقت کوفہ میں ان ہی کا مدرسہ مرجع خاص وعام تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو فقہ کا سلسلہ چلا آتا تھا، اس کا مدار ان ہی پر رہ گیا تھا۔

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ حضرت امام حماد علیہ الرحمہ کے حلقہ درس میں پابندی سے شریک ہونے لگے اور دو سال تک پوری توجہ سے خوب اکتساب علم کیا۔ اس مختصر عرصہ میں اپنی غیر معمولی ذہانت طبع کے باعث تمام حلقہ درس میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا اور استاذ محترم وطلباء کی توجہ کا مرکز بن گئے۔

ایک مرتبہ آپ کے استاذ حضرت امام حماد علیہ الرحمہ کو کہیں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ان کی جگہ آپ نے تقریباً ساٹھ استفتاء پر فتاویٰ جاری کئے اور ان کی ایک نقل اپنے پاس رکھتے رہے۔ جب حضرت حماد علیہ الرحمہ واپس تشریف لائے تو آپ نے وہ یادداشتیں پیش کیں تو حضرت امام حماد علیہ الرحمہ نے بیس کی اصلاح کی اور چالیس مسائل کے جوابات سے اتفاق کیا اور فرمایا تمہارے جواب درست ہیں اور بہت خوش ہوئے۔

آپ علم فقہ پر عبور حاصل کر لینے کے بعد علم حدیث کی جانب خاص طور سے متوجہ ہوئے اور کوفہ کے تمام محدثین سے استفادہ کیا۔ جن میں حضرت امام شعبی کوفی، سلمہ بن کہیل، محارب بن ورثا، ابواسحاق سبعی، عون بن عبداللہ، سماک بن حرب، عمرو بن مرہ، منصور بن المعمر، اعمش، ابراہیم بن محمد، عدی بن ثابت الانصاری، عطاء بن السائب، موسیٰ بن ابی عائشہ، علقمہ بن مرثد وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قابل ذکر ہیں۔

یہاں سے فراغت کے بعد آپ نے حرمین طیبین کا رخ کیا اور مکہ معظمہ پہنچے۔ جس زمانے میں آپ مکہ مکرمہ پہنچے، درس وتدریس کا نہایت زور تھا۔ متعدد اساتذہ جو فن حدیث میں کمال رکھتے تھے اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت سے مستفید ہوئے۔ الگ الگ درسگاہیں قائم تھیں، ان میں حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم کے حلقہ درس سب سے زیادہ وسیع ومستند تھے۔ حضرت امام اعظم نے دیگر حضرات کے علاوہ ان دونوں حضرات سے بھی علم حدیث حاصل کیا اور پھر مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ یہاں دیگر علماء کے علاوہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت وصحبت میں رہے اور اکتساب فیض کیا۔

صاحب ردالمختار لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فن حدیث میں امام تھے کیونکہ آپ نے چار ہزار اساتذہ سے حدیث پڑھی۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ آپ کے بلند مقام علمی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''تمام لوگ فقہ میں امام اعظم کے پروردہ ہیں، تمام فقہاء امام ابو حنیفہ کی عیال

ہیں۔''

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سے دریافت کیا کہ کیاآپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھاتھا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اور ایک ستون کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے انہیں ایسا شخص پایا کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہتے تو اپنے علم کے زور پر وہ ایسا کر سکتے تھے۔''

سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ کے زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت سے متعلق متعدد اقوال منقول ہیں۔ حضرت امام عاصم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کثرت نماز کی وجہ سے لوگ آپ کو میخ کہنے لگے تھے۔

آپ نماز عشاء پڑھ کر عبادت میں مشغول رہتے اور اکثر رات بھر نہ سوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی اور تقریباً تیس برس تک ہر ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم فرماتے رہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ رمضان المبارک میں اکسٹھ قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ جب وہ کوفے پہنچے تو انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس شہر میں سب سے زیادہ پارسا کون ہے؟ تو ہر کوئی ایک ہی جواب دیتا کہ امام ابو حنیفہ سے بڑھ کر متقی کوئی نہیں۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام اعظم علیہ الرحمہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں آپ کے قدم کی ٹھوکر سے کیچڑ اڑ کر قریبی مکان کی دیوار پر لگ گیا۔ آپ رک کر سوچنے لگے کہ اگر کیچڑ ہٹایا جائے تو یہ دیوار تو صاف ہو جائے گی مگر دیوار کے ذرات بھی ساتھ آجائیں گے اور اگر کیچڑ رہنے دیا جائے تو دیوار خراب ہو گی۔ آپ ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ صاحب خانہ جو کہ ایک یہودی تھا باہر آیا۔ یہ یہودی آپ کا مقروض بھی تھا، آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ آپ قرض کا تقاضا کرنے آئے ہیں، شرمندہ ہوا۔ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں اپنا قرض معاف کرتا ہوں اگر تم میرا یہ قصور معاف کردو، جس کی بدولت تمہاری دیوار آلودہ ہو گئی۔ آپ کا یہ ارشاد سنتے ہی یہودی بے ساختہ پکار اٹھا کہ دیوار کی آلودگی بعد میں پہلے مجھے اپنے دین میں شامل فرما کر میرے دل کی آلودگی دور کر کے دل کی صفائی فرمادیجئے۔

آپ مسائل فقہ میں خاص مہارت رکھتے تھے جو مسئلہ کسی سے حل نہ ہو پاتا آپ چٹکی بجاتے حل فرمادیتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے اپنی بیوی سے ناراض ہو کر قسم کھالی کہ جب تک تو نہیں بولے گی میں تجھ سے کبھی نہیں بولوں گا۔ عورت بھی تند مزاج تھی اس نے بھی وہی قسم کھالی جو کہ شوہر نے کھائی تھی۔ اس وقت تو غصہ میں کچھ نہ سوجھا مگر بعد میں دونوں کو افسوس ہوا۔ شوہر نے علماء وفقہاء سے رجوع کیا تو وہ بڑے متحیر ہوئے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فتویٰ دیا کہ تم میں سے جو کوئی بھی بولے گا اس کی قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ دینا ہو گا، اس کے بغیر چارہ نہیں۔ وہ شخص سب جگہوں سے مایوس ہو کر حضرت امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تم جا کر شوق سے اپنی بیوی سے باتیں کرو، کسی کی بھی قسم نہ ٹوٹے گی۔ وہ شخص فتویٰ لے کر حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کے پاس پہنچا تو وہ طیش میں آ کر سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ لوگوں کو غلط مسائل بتا دیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ حضرت سفیان ثوری نے اس شخص سے کہا اپنا مسئلہ دوبارہ

marfat.com

بیان کرو! اس کے سوال کو سن کر امام اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا میں نے پہلے جو کہا تھا اب بھی وہی جواب ہے۔ انہوں نے کہا کیسے؟ فرمایا کہ مرد کے قسم کھانے کے بعد جب عورت نے یہ قسم کھائی کہ میں بھی تجھ سے کلام نہ کروں گی جب تک تو مجھ سے نہ بولے تو یہ عورت کا مرد سے کلام ہی تو ہوا، اب مرد کی قسم پوری ہو گئی، اس لئے وہ اپنی بیوی سے بولے اور پھر اس کی بیوی اس سے بولے تو دونوں کی قسمیں ساقط ہو جائیں گی۔

اسی طرح ایک شخص تھکا ہارا جب گھر لوٹا تو اپنی بیوی سے پانی لانے کے لئے کہا۔ بیوی کے پانی لانے میں ذرا تاخیر ہو گئی، جب وہ پانی لائی تو شوہر نے غصہ میں کہا کہ خبردار! اگر تو یہ پانی مجھے پلائے تو تجھے تین طلاق! اگر واپس ڈالے، گرائے یا کسی کو دے تو بھی تجھے تین طلاق! غرض ہر طرح قید لگادی اور بعد میں احساس ہوا کہ یہ کیا کہہ دیا۔ الغرض جید علماء وفقہاء سے استفتاء کیا تو سب نے کہا کہ طلاقیں ہو جائیں گی۔ مسئلہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک کپڑا دے دیا جائے جسے وہ پانی میں ڈبو ڈبو کر دھوپ میں خشک کرتی جائے اور اس طرح وہ طلاقوں سے بچ جائے گی۔

•

ایک مرتبہ کسی گھر میں چور داخل ہوا، اور چوری کر کے جب جانے لگا تو صاحب خانہ نے دیکھ لیا۔ چور نے جب یہ جانا کہ صاحب خانہ نے اسے پہچان لیا ہے تو شمشیر کے زور پر صاحب خانہ سے یہ حلف لے لیا کہ اگر تم نے میرے چور ہونے کا کسی کو تذکرہ کیا تو تمہاری بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اس شخص نے اس وقت تو حلف اٹھالیا مگر بعد میں کافی پریشان ہوا کہ چور اس کے سامنے ہے اور کسی کو بتا نہیں سکتا۔ آخر کار حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے رجوع کیا آپ نے فرمایا کہ شہر کے تمام بدنام لوگوں کی دعوت کر دی جائے اور جہاں دعوت ہو وہاں دروازے پر مسجد کے امام ومؤذن کو کھڑا کر دیا جائے۔ جب یہ لوگ دعوت کھا کر جانے لگیں تو امام ومؤذن ایک ایک کے بارے میں اس شخص سے دریافت کرتے جائیں کہ کیا یہ تمہارا چور ہے؟ جو چور نہ ہو تو یہ شخص جواب دیتا جائے اور جب چور آئے تو یہ خاموش ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ کی اس حکمت سے چور پکڑا گیا۔ ایسے ہی لاتعداد واقعات ہیں جن سے اہل علم آج بھی مستفیض ہوتے اور آپ کی ذہانت و تبحر علم کی داد دیتے ہیں۔

سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ جب دربار رسالت مآب میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ."

تو روضہ اطہر سے جواب عطا ہوا:

"وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ."

ایک مرتبہ حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ:

"اے ابو حنیفہ! تمہیں اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تم ہماری سنت کو زندہ کرو۔"

سیدنا امام اعظم کی کنیت "ابو حنیفہ" کے متعلق متعدد روایات ملتی ہیں۔ کسی نے کہا کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا نام حنیفہ تھا اس لئے ان کی نسبت سے آپ کی کنیت "ابو حنیفہ" مشہور ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادے حضرت حماد علیہ الرحمۃ تھے، ان کے علاوہ اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہ تھی۔ آپ کی کنیت "ابو حنیفہ" وصفی معنی کے اعتبار سے ہے کہ قرآن

fatimar

پاک میں ہے:

"فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً."

چونکہ آپ بھی بیحد عابد وزاہد تھے، اس لئے ابوحنیفہ کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں اور چونکہ آپ کے پاس مسائل وفتاویٰ تحریر کرنے کے لئے ہر وقت دوات رہتی تھی، اس لئے آپ کی کنیت "ابوحنیفہ" مشہور ہو گئی۔ آپ کی کنیت کی نسبت سے آپ کے معتقد "حنفی" کہلاتے ہیں۔

آپ کی فکر انگیز تعلیمات گزشتہ چودہ سوسالوں سے کروڑوں عربوں مسلمانوں کو دین اسلام کا مطیع کئے ہوئے ہیں۔ ہر دور کے ائمہ وفقہاء نے آپ کے علم و تقویٰ اور ذات اقدس کو نہایت احترام واستحسان کی نگاہ سے دیکھا اور آپ کی تعلیمات کی روشنی میں جدید دور کے مسائل کے حل اخذ کئے۔

فقہ حنفی پر دنیا کے تقریباً ہر گوشے میں ہر دور میں کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے مگر برصغیر پاک وہند میں جو دو بڑے کام ہوئے، وہ سب میں ممتاز ہیں۔ ایک تو "فتاوی عالمگیریہ" اور دوسرا "العطیا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ"۔ "فتاویٰ عالمگیریہ" جو کہ دس جلدوں پر مشتمل ہے، جسے شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر نے اپنے زمانے کے چالیس جید علماء کی مدد سے مرتب کیا۔ جب کہ "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" المعروف فتاویٰ رضویہ جو کہ بارہ ضخیم جلدوں پر پھیلی ہوئی ہے، جسے امام احمد رضا محدث بریلوی نے تن تنہا تصنیف فرمایا۔ آپ نے اس کے علاوہ بھی سینکڑوں کتابیں فقہ حنفی پر لکھی ہیں، جن میں سے اکثر کتب "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی" اور "شاہ احمد رضا لائبریری" نارتھ کراچی میں موجود ہیں۔

الغرض سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ کا فیضان جاری وساری ہے آپ کا وصال بغداد شریف کے ایک قید خانہ میں ہوا۔ جو اس بات کا مظہر ہے کہ آپ نے خلیفہ ابو جعفر منصور کے عہدہ قضا کو ٹھکرادیا اور زنداں کو گلے لگالیا۔ آپ نے قید خانے میں بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ آپ کے شاگرد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے قید خانے ہی میں تعلیم حاصل کی اور جید فقیہ بن کر اُبھرے۔

146ھ میں منصور خلیفہ نے آپ کو قید کیا اور ماہ رجب 150ھ کی ایک شب سجدہ کی حالت میں آپ کی روح پرواز کر گئی۔ آپ کے تلامذہ کا سلسلہ بہت طویل ہے جن میں آپ کے صاحبزادے حضرت حماد بن نعمان، امام ابویوسف، امام محمد، اسد بن عمیر، اور خارجہ بن مصعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی جلیل القدر ہستیاں نمایاں ہیں۔

عالم اسلام میں ہر دور وزمانے کے تقریباً بڑے بڑے علماء کرام ومشائخ عظام آپ ہی کے پیروکار تھے۔ جن میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی، حضرت لعل شہباز قلندر، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت امام فضل حق خیر آبادی، حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، فقیہ ہند شاہ محمد مسعود دہلوی اور مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی عظیم شخصیات نمایاں ہیں۔ لہذا ہم یہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرتے کہ اکثر عالم اسلام ہمیشہ امام اعظم علیہ الرحمہ کا پیروکار رہا اور آج بھی دنیا کے ہر خطے میں آپ کے پیروکار پائے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

عورت نماز میں مردوں کی امامت کر سکتی ہے؟

سوال:

کیا عورت مردوں کی امام بن سکتی ہے؟

برائے مہربانی مدلل جواب سے نوازیں!

ڈاکٹر ندیم اقبال، نیویارک امریکہ / عبدالحئی نیو دہلی انڈیا

جواب:

عورت کیلئے ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ مردوں کی امام بنے۔ اور نہ مردوں کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ عورتوں کی اقتدا کریں۔

کیونکہ ''امامت'' منصب نبوت کی جانشینی ہے، اور نبوت صرف مردوں سے خاص ہے، لہذا مردوں کی موجودگی میں یہ جانشینی بھی انہیں سے مخصوص رہے گی۔

اور اگر مرد اس کی اقتدا کریں تو یہ فضیلت من جانب اللہ کی ناشکری بھی ہو گی، بطلان نماز بھی اور تعلیمات اسلام کی خلاف ورزی اور شعائر اسلام کی سخت توہین وبے حرمتی بھی۔

شریعت اسلامیہ کی بنیاد، دلیل اور ماخذ:

1. کتاب اللہ۔
2. سنت رسول اللہ۔
3. اجماع امت۔
4. قیاس شرعی۔

ہیں، جن سے بالترتیب کسی بھی مسئلہ کا حکم معلوم کیا جاتا ہے، (حوالہ:1) ان چاروں کی روشنی میں مردوں کیلئے عورت کی اقتداء میں نماز ناجائز وحرام ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

<u>کتاب اللہ کی روشنی میں:</u>

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''الرجال قوامون علی النساء.''

ترجمہ: ''مرد عورتوں پر افسر (حاکم ونگران) ہیں۔'' (حوالہ:2)

حوالہ 1 ''کشف الاسرار شرح اصول بزدوی'' کتاب اصول الشرع، امام عبد العزیز بن احمد بن محمد البخاری حنفی.

و ''شرح التلویح علی التوضیح'' امام مسعود بن عمر تفتازانی شافعی، صفحہ: 51،

و ''نور الانوار شرح المنار'' شیخ احمد بن ابو سعید ملا جیون استاذ بادشاہ عالمگیر، صفحہ: 6.

حوالہ 2 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 34.

fatmar

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

''معلوم ہوا کہ اسلام میں مرد عورت سے افضل ہے، اسی لئے نبوت، امامت، قضاء، آذان، خطبہ، وغیرہ مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں۔ کیونکہ عورت پر پردہ فرض ہے اور یہ کام پردہ میں رہ کر نہیں ہوسکتے۔ نیز نسوانی عوارض بھی ان کاموں میں حارج ہیں۔''

اسی آیت کے تحت تفسیر نورالعرفان میں ہے:

''یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت و خلافت و امامت واذان وخطبہ وجماعت وجمعہ وتکبیر وتشریق... اور نماز وروزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ، کہ ان کیلئے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز روزہ کے قابل نہ ہوں، اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی۔''

لہذا درج بالا آیت مبارک وتفسیر سے ثابت ہوا کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کراسکتی۔

☆ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وللرجال علیھین درجۃ'' (حوالہ:3)

ترجمہ: ''اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے''

اور ظاہر ہے کہ اعلیٰ وافضل (مردوں) کے ہوتے ہوئے ادنیٰ (عورت) کو کیسے امام مقرر کیاجاسکتا ہے

☆ اللہ رب العالمین نے نامحرموں کو حکم فرمایا:

''فاسئلوھن من ورآء حجاب''

ترجمہ: ''پس ان عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ اگر کوئی چیز مانگنی ہو'' (حوالہ:4)

اس آیت میں نامحرم عورتوں کو دیکھنے کی ممانعت ہے، تو جب عورت نامحرموں کے سامنے کھڑی ہوجائے گی تو ان جیسے ارشادات پر عمل کیسے ممکن ہوگا؟ لہذا نماز میں عورت مردوں سے متقدم نہیں ہوسکتی۔

سنت رسول اللہ کی روشنی میں:

☆ امام ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی نے ''سنن ابن ماجہ''میں، امام ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی نے ''مسند ابویعلیٰ''میں، امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ بیہقی نے ''سنن بیہقی کبریٰ''میں، امام محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح قرطبی نے ''تفسیر قرطبی''میں، ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی نے ''المغنی''میں اور دیگر ائمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اپنی کتب میں یہ حدیث سند مرفوع متصل کے ساتھ نقل کی ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن منبر پر جلوافروز ہوکر خطبہ دیا، جس میں یہ ارشاد فرمایا:

''الا لا تؤمن امرأۃ رجلا۔''

ترجمہ: ''خبردار! عورت مردوں کی امامت نہ کرائے۔'' (حوالہ:5)

☆ امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی نے ''مصنف عبد الرزاق''میں، امام سلیمان بن احمد بن ایوب

حوالہ3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 228.

حوالہ4: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 22، سورہ احزاب، آیت نمبر 53.

حوالہ5: ''سنن ابن ماجہ''کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا، باب فرض الجمعۃ، حدیث نمبر 1071، صفحہ: 77.

'' مسند ابی یعلی ''کتاب مسند جابر، جز: 3، صفحہ: 381، حدیث نمبر 1856. وغیرھما

marfat.com

332

طبرانی نے ''معجم کبیر''میں، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری نے ''صحیح ابن خزیمہ''میں اور دیگر ائمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اپنی کتب میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ

"اخروھن حیث اخرھن اللہ" / جعلھن اللہ

ترجمہ: ''عورتوں کو پیچھے کرو! جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں مؤخر کیا۔'' (حوالہ:6)

اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کو پیچھے کرنے کے حکم سے عورتوں کی اقتدا کی ممانعت ثابت ہورہی ہے۔

☆ امام مسلم بن حجاج القشیری نے ''صحیح مسلم''میں، امام سلیمان بن اشعث السجستانی نے ''سنن ابوداؤد''میں، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے ''جامع ترمذی''میں، امام احمد بن شعیب النسائی نے ''سنن نسائی''میں (یہ 4 صحاح ستہ میں سے ہیں)، اور امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیسابوری (رضی اللہ عنہم) نے ''صحیح ابن خزیمہ''میں یہ حدیث نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت جابر، اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رویت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"خیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا."

ترجمہ: ''عورتوں کیلئے بہترین جگہ اخری صفیں ہیں اور بدترین پہلی صفیں ہیں۔'' (حوالہ:7)

☆ سیدالانبیاء ﷺ نے فرمایا:

"لا یقدس اللہ امة قادتھم امراة."

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس امت میں برکت نہیں فرماتا جس کی امام عورت ہو۔''(حوالہ:8)

☆ نیز نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"ھلکت الرجال اذا اطاعت النساء ثلاثا."

ترجمہ: ''لوگ اس وقت ہلاک ہوجائینگے جب وہ عورتوں کے تابع ہوجائینگے تین بار فرمایا۔''(حوالہ:9)

☆ امام بخاری اور دیگر ائمہ روایت کرتے ہیں کہ معلم انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

"التسبیح للرجال والتصفیق للنساء."

ترجمہ: ''تسبیح مردوں کیلئے ہے اور تصفیق عورتوں کیلئے۔''(حوالہ:10)

نماز میں امام کو غلطی وغیرہ پر متوجہ کرنے کیلئے یہ حکم ہے کہ مرد ''اللہ اکبر'' کہیں جبکہ عورتوں کیلئے آواز بلند کرنا ممنوع ہے، وہ صرف ''تصفیق'' کریں یعنی ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

اب ہر باشعور انسان کیلئے واضح ہورہاہے کہ نماز میں عورت اپنی آواز بلند کرکے امام کو غلطی پر بھی متوجہ نہیں کرسکتی، تو کیا عورت کیلئے نماز میں (غیر محرم مردوں

حوالہ 6 ''مصنف عبد الرزاق''کتاب الصلوة، باب شھود النساء الجماعة، حدیث: 5115، جز: 3، صفحہ: 149.

" ''معجم کبیر طبرانی'' جز نمبر 9، صفحہ نمبر 295، حدیث نمبر 9484.

حوالہ 7 ''صحیح مسلم''کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف واقامتھا، وفضل الاول الخ، حدیث: 653.

" ''صحیح ابن خزیمہ''کتاب الصلوة، باب ذکر خیر صفوف الخ، جز: 3، صفحہ نمبر 27، حدیث نمبر 1561.

حوالہ 8 ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' باب ملک النساء، جز: 5، صفحہ: 210، دارالریان للتراث قاھرہ.

حوالہ 9 ''مسند احمد'' اول مسند البصریین، حدیث ابی بکرة نفیع بن الحارث بن کلدة، حدیث: 19556.

حوالہ 10 ''صحیح بخاری''کتاب الجمعہ، باب التصفیق للنساء، حدیث نمبر: 1128.

fatmar

کے سامنے) بلند آواز سے قرأت یا رکوع و سجود میں منتقل ہونے کیلئے تکبیر کہنا درست ہو گا???؟

اس حدیث کے تحت محقق علی الاطلاق امام ابن الہمام اور صاحب تفسیر مظہری نقل فرماتے ہیں:

یعنی اگر عورت (اپنی) نماز میں با آواز بلند قرآت کرے (غیر مردوں کے سامنے) تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔ او کما قال

درج بالا احادیث نبویہ سے واضح ہوا کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔ کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نبی پاک کے ارشادات وحی الٰہی ہیں وہ غلط نہیں ہو سکتے سائنسدان کا تجربہ غلط ہو سکتا ہے...... پیشین گوئی کرنے والے کی پیشین گوئیاں غلط ہو سکتی ہیں...... بلکہ...... زمین پھٹ سکتی ہے...... آسمان گر سکتا ہے...... پہاڑ ریزہ ہو سکتے ہیں...... سورج مغرب سے طلوع ہو کر مشرق میں غروب ہو سکتا ہے...... بادل آگ برسا سکتے ہیں لیکن ارشادات نبوی غلط نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ**۔ لہذا عورت کی امامت درست نہیں!

☆ نیز نبی غیب دان نے 14 سو سال قبل ہی فرما دیا تھا:

ترجمہ: "تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا لازم ہے۔" (حوالہ: 11)

لہذا نبی پاک ﷺ کی مکمل حیات ظاہرہ اور خلفاء راشدین کی تمام عمر کی سنت کے مطابق مردوں کی امامت صرف مرد ہی کرا سکتے ہیں۔

اجماع امت کی روشنی میں:

☆ دور نبوی و دور صحابہ میں کوئی ایسا واقعہ موجود نہیں کہ کسی عورت نے مردوں کی کسی بھی نماز میں امامت کرائی ہو، حالانکہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ اور جنتی عورتوں کی سردار حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمیت بڑی بڑی عالمات فاضلات فقیہہ خواتین موجود تھیں، لیکن ان جیسی عظیم عورتوں کا کبھی بھی مردوں کو امامت نہ کرانا دلیل ہے کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔

☆ اس مسئلہ کے "اجماعی" ہونے کے متعلق "الموسوعۃ الفقہیہ" شائع کردہ وزارت اوقاف کویت، میں ہے:

"فلا تصح امامۃ المراۃ للرجال، وھذا متفق علیه بین الفقھاء."

ترجمہ: "پس عورت کی مردوں کیلئے امامت صحیح نہیں، اور اس پر تمام فقہا کا اجماع ہے۔" (حوالہ: 12)

☆ یہی بات "بدایۃ المجتہد" میں محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی نے، "سبل السلام" میں محمد بن اسماعیل الصنعانی نے، "الانصاف" میں علی بن سلیمان بن احمد مرادوی نے نقل کی ہے۔ اور یاد رکھیں کہ امت کا اجماع غلط نہیں ہو سکتا، بلکہ اجماع امت کا انکار کفر ہے۔

☆ شیخ الاسلام برھان الدین ابوالحسن علی بن ابو بکر الفرغانی اپنی مشہور زمانہ تصنیف "الھدایہ" میں لکھتے ہیں:

"ولا یجوز للرجال ان یقتدوا بامراۃ."

ترجمہ: "اور مردوں کیلئے عورت کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔" (حوالہ: 13)

حوالہ 11 "سنن ابن ماجه" المقدمه، باب اتباع خلفاء الراشدين المهديين، حديث: 42، صفحه: 6.

حوالہ 12 "الموسوعة الفقهيه" كتاب حرف الالف، باب امامة الصلوة، شروط الامامة، طبع وزارة اوقاف كويت.

حوالہ 13 "الهدايه" كتاب الصلوة، باب الامامة، جلد: 1، صفحه: 123، طبع مكتبه شركت علميه ملتان.

marfat.com

☆ ''الام'' میں امام محمد بن ادریس شافعی نے، ''شرح مختصر الخلیل'' میں محمد بن عبد اللہ خرشی مالکی نے، ''الانصاف'' میں علی بن سلیمان بن احمد حنبلی نے، ''المحلی بالآثار'' میں علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری نے، اور ''حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح'' میں الشیخ احمد الطحطاوی نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔

☆ نیز ''الفقہ علی المذاہب الاربعہ'' میں ہے:

"من شروط الامامة الذكورة المحققة، فلا تصح امامة النساء... اذا كان المقتدى به رجالا" لا خلاف فيه بين الائمة الاربعة. (حوالہ:14)

لہذا حدیث پاک "لايجتمع امت محمد على الضلالة" کہ ''امت مصطفیٰ گمراہی پر اکٹھ نہیں کر سکتی'' (حوالہ:15) کے مطابق امت کے اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عورت کی امامت مردوں کیلئے جائز نہیں بلکہ گمراہی اور ضلالت اور سبب دخول جہنم ہے۔

قیاس شرعی کی روشنی میں:

بوجہ اختصار صرف ایک قیاس شرعی سپرد قلم ہے:

☆ حدیث مبارک میں ہے:

وصلاتک فی دارک خیر من صلاتک فی مسجد قومک " یعنی عورت کا گھر میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (حوالہ:16)

مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنے کی تعلیم اس لئے دی گئی ہے کہ وہ فتنہ سے محفوظ رہے، کوئی نگاہ اس پر نہ پڑے، اور جب نگاہ ہی نہ پڑے گی تو برے خیالات اور وسوسہ سے حفاظت ہو گی، اور جب ان سے حفاظت ہو جائے گی تو بے حیائی اور بدکاری کا طوفان برپا نہیں ہو گا۔ لیکن جب وہ مردوں کے سامنے امامت کیلئے کھڑی ہو جائے گی تو سب کی نگاہیں اس پر پڑیں گی اور فتنہ کا اندیشہ ہو جائیگا۔ لہذا اس صورت میں گھر میں نماز پڑھنے والا حکم بدرجہ اولی لازم آئیگا۔

☆ دار قطنی شریف جلد:1، صفحہ:403،279 میں ہے:

غزوۂ بدر پر روانہ ہوتے وقت نبی پاک ﷺ سے ام ورقہ بن نوفل نے اجازت چاہی تو آپ نے صرف گھر میں، صرف عورتوں کی امامت کی اجازت فرمائی !! !! !!

تمام صحت مند مسلمان مردوں کو ساتھ لیکر نبی پاک ﷺ جب روانہ ہو رہے تھے اس وقت ایک خاتون کا اجازت لینا اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ زمانہ نبوی ﷺ میں عموماً عورت خواتین کی امامت بھی نہیں کراتی تھی، اور اگر کبھی ایسا ہوا بھی تو شرعی حکم کی وجہ سے عورتوں کی امام صف سے آگے اکیلی کھڑی ہونے کی بجائے پہلی صف میں عورتوں کیساتھ کھڑی ہوتی تھی۔

لیکن یہاں تو پہلی صف میں مرد ہوں گے ان کے درمیان کھڑا ہونا نماز کے فساد کا سبب بن جائیگا۔ کیونکہ شرعاً ایک نماز میں مرد و عورت چاہے محرم ہی کیوں نہ ہوں، بلا رکاوٹ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اگر آگے عورتوں کی صف اور پیچھے مردوں کی صف بنائی جائے تو یہ شریعت اسلامیہ کا خلاف ہو گا۔ لہذا درج بالا کوئی بھی صورت صحیح نہیں۔ سب ناجائز ہیں!!!

اب بھی اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ عبادت نہیں فتنہ ہے...... دین میں انتشار پھیلاتا ہے...... مذہب سے بغاوت ہے...... بے حیائی کا فروغ ہے...... اور رحمان کی بجائے شیطان کو خوش کرتا ہے......

آخر میں ایسا کرنے والے کا حکم بھی بلا تبصرہ قرآن مجید کی زبانی سنتے چلئے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا: ترجمہ: اور جو شخص راہ حق واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے، اور طریقۂ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے۔ اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور نہایت برا ہے وہ ٹھکانا۔ (حوالہ:17)

حوالہ14 ''الفقہ علی المذاہب الاربعہ'' کتاب الصلوة، باب امامة النساء، جلد: 1، صفحہ: 409، بیروت

حوالہ15 ''سنن ترمذی'' کتاب الفتن عن رسول الله، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، حدیث نمبر 2093.

حوالہ16 ''صحیح ابن حبان'' کتاب الصلوة، باب فرض متابعة الامام، جز: 5، صفحہ: 595، حدیث: 2217.

حوالہ17 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 4، سورہ العمران، آیت نمبر 106-107.

fatmar

امام الانبیاء ﷺ کے معجزاتی سفر معراج کے اسرار و نکات

مولانا محمد ناصر خان چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کو بے شمار معجزات سے شرف یاب فرمایا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات، کمالات، اوصاف، مکارم و محاسن اور علوم آپ کی ذات میں جمع فرمادیئے۔ اسلئے آپ کو جامع المعجزات، جامع الکمالات اور جامع الصفات پیغمبر کہا جاتا ہے۔ ان تمام معجزات میں سے ایک بہت بڑا عظیم الشان معجزہ ''معجزہ معراج'' ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے اخص خصائص اور اشرف فضائل و کمالات اور روشن ترین معجزات و کرامات سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کو فضیلت اسراء اور معراج سے وہ خصوصیت، شرافت اور عظمت و فضیلت عطا فرمائی ہے، جس کے ساتھ اور کسی نبی اور رسول کو مشرف و مکرم نہیں فرمایا اور جہاں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچایا، کسی کو وہاں تک پہنچنے کا شرف نہیں بخشا۔

قرآن مجید سورہ بنی اسرائیل پارہ نمبر 15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''وہ (ہر عیب اور نقص سے) پاک ہے جو راتوں رات لے گیا اپنے (خاص) بندے کو، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے آس پاس ہم نے (بہت) برکتیں نازل فرمائیں، تاکہ ہم (اپنے) اس (بندۂ خاص) کو اپنی قدرت کی خاص نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا ہے''۔

معراج النبی کا معنیٰ و مفہوم:

لغت میں معراج ''سیڑھی'' یا ''سیڑھی کے ڈنڈے کے مشابہ چیز'' کو کہتے ہیں، جس کو پکڑ کر روحیں اوپر چڑھتی ہیں اور معراج اس راستے کو کہتے ہیں جس پر فرشتے چڑھتے ہیں، اس کی جمع ''معارج'' ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کا سفر ''اسراء'' ہے اور وہاں سے آسمانوں تک کا سفر ''معراج'' ہے اور آسمانوں سے مقام قاب قوسین تک کا سفر ''اعراج'' کہلاتا ہے۔

آسمانی معراج کہاں تک ہوئی، اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ تک حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ عرش تک حضور ﷺ کو معراج ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فوق العرش تک گئے۔

جبکہ بعض علماء کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ طرفِ عالم تک تشریف لے گئے، یعنی عالم اجسام کی وہ انتہاء جس کے پیچھے کچھ بھی نہیں۔ نہ ہوا، نہ زماں و مکاں، بلکہ عدمِ محض ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ ''اسراء'' یعنی مسجد حرام

marfat.com

سے بیت المقدس تک حضور اکرم ﷺ کا بیداری کی حالت میں اور جسم اطہر کے ساتھ تشریف لے جانا قطعی اور یقینی ہے، اس کا منکر مبتدع اور ضال و مضل ہے۔ پھر آسمانوں سے جنت کی طرف اور عرش یا فرش کے علاوہ فوق العرش تک یا لامکاں تک جانا اخبار احاد سے ثابت ہے، اس کا منکر سخت آثم اور گناہ گار ہے۔ (مقالات کاظمی بہ حوالہ شرح عقائد)

واقعہ معراج کی تاریخ:

جمہور علماء کے نزدیک معراج کا واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا ہے اور یہ عظیم الشان اور معجزاتی سفر ۲۷ رجب المرجب ۱۲ نبوی ﷺ اور پیر کے دن ہوا۔

سفر معراج، سات چیزیں:

سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت مبارکہ جس میں حضور سید عالم ﷺ کے معجزاتی سفر یعنی ''سفر معراج'' کا ذکر بیان ہوا ہے۔ اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''وہ (ہر عیب اور نقص سے) پاک ہے جو راتوں رات لے گیا اپنے (خاص) بندے کو، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے آس پاس ہم نے (بہت) برکتیں نازل فرمائیں، تاکہ ہم (اپنے) اس (بندۂ خاص) کو اپنی قدرت کی خاص نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے''۔

اس آیت مبارکہ میں حضور سید عالم ﷺ کے معراج کا ذکر ہے۔ یہ عظیم سفر رات کے انتہائی قلیل سے حصے میں ہوا۔ یہ سفر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے لاریب و لافانی اور قدیم کلام قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ عام طور پر سفر نامہ میں سات چیزوں کا تذکرہ ضروری ہوتا ہے، یعنی:

۱۔ سفر کس نے کیا؟ ۲۔ سفر کس نے کرایا؟
۳۔ سفر کہاں سے ہوا؟ ۴۔ سفر کہاں تک ہوا؟
۵۔ سفر کس وقت ہوا؟ ۶۔ سفر کتنی دیر میں ہوا؟
۷۔ سفر کس لیے ہوا؟

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے غایت اعجاز کے ساتھ ان ساتوں چیزوں کا ذکر فرمادیا ہے:

۱۔ سفر کس نے کیا؟ فرمایا: عبد خاص حضرت محمد ﷺ نے۔
۲۔ سفر کس نے کرایا؟ فرمایا: سبحان (اللہ تعالیٰ) نے کرایا۔
۳۔ سفر کہاں سے ہوا؟ فرمایا: مسجد حرام سے ہوا۔
۴۔ سفر کہاں تک ہوا؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ تک ہوا۔
۵۔ سفر کس وقت ہوا؟ فرمایا: رات کے وقت ہوا۔
۶۔ سفر کتنی دیر میں ہوا؟ فرمایا: انتہائی قلیل حصہ میں ہوا۔
۷۔ سفر کس لیے ہوا؟ فرمایا: قدرت خاص کی نشانیوں کیلئے

عموماً یہ ہوتا ہے کہ بڑے امیر سفر کرتے ہیں تو ماتحت اس سفر کو بیان کرتے ہیں۔ وزراء سفر کریں تو انکے ساتھ صحافی اس سفر کو بیان کرتے ہیں۔ مالک سفر کرے تو خادم اور غلام اس سفر کو بیان کرتے ہیں۔ یہاں طرفہ تماشہ یہ ہے کہ سفر بندے نے کیا اور بیان اس کا مولیٰ کر رہا ہے۔ اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے کوئی آپ کے ساتھ ہوتا تو وہ اس سفر کی تمام جزئیات کو بڑے کیف اور وجد سے بیان کرتا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اے محبوب! آپ کے اس سفر کو میرے علاوہ اور کوئی بھی پوری طرح نہیں جانتا، اس لیے میرے سوا اس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

اگر یہ کہا جائے کہ جبرائیل امین علیہ السلام اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ پورے سفر میں تو وہ بھی ساتھ نہیں رہے تھے، بلکہ سدرۃ المنتہیٰ پر وہ بھی یہ کہہ کر ساتھ چھوڑ گئے کہ اگر میں ایک پورے کے برابر بھی آگے گیا تو جل کر خاکستر ہو جاؤنگا۔

لفظ عبدہ کے اسرار

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سبحان (ہر

عیب اور نقص سے پاک) ہے وہ جو اپنے عبد خاص کو راتوں رات لے گیا۔ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں رسول کا ذکر کیوں نہیں ہے؟ یوں کیوں نہیں فرمایا کہ سبحان ہے وہ جو اپنے رسول کو لے گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے بندوں کی طرف آئے اور عبد وہ ہے جو بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے پاس جائے اور یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آنے کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا موقع تھا، اسلئے یہاں رسول کا ذکر نہیں بلکہ عبد کا ذکر مناسب تھا۔

مزید برآں یہ کہ ''عبد'' کا اطلاق ''روح مع الجسد'' پر کیا جاتا ہے، فقط روح پر عرب کی لغت اور محاورات میں عبد کا اطلاق نہیں کیا جاتا، سو سفر معراج کے ذکر میں عبد کا ذکر کر کے یہ بیان فرمادیا کہ یہ معراج جسمانی تھی، روحانی نہیں تھی۔

علاوہ ازیں آپ ﷺ کو محض عبد نہیں فرمایا بلکہ ''عبدہ'' فرمایا ہے، یعنی اس کا بندہ، عبد تو دنیا میں لاکھوں کروڑوں ہیں لیکن کامل عبد وہ ہے، جس کو مالک خود کہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سید عالم ﷺ کا جہاں بھی ذکر فرمایا، اپنی طرف اضافت و نسبت کر کے فرمایا، مثلاً:

ارشاد خداوندی ہے۔

☆ ''اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے اپنے بندۂ خاص پر کتاب نازل فرمائی''۔ (الکہف:۱)

☆ ''سو، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی طرف وحی کی، جو وحی کی''۔ (النجم:۱۰)

اور جب اللہ تعالیٰ اپنا ذکر فرماتا ہے، تو اپنی اضافت اور نسبت آپ ﷺ کی طرف فرماتا ہے، مثلاً:

☆ ''(اور یاد کیجئے اے محبوب!) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا''۔ (البقرہ:۳۰)

☆ ''اپنے رب کا ذکر بہ کثرت کیجئے''۔ (آل عمران:۴۱)

☆ ''قسم ہے آپ کے رب کی''۔ (النساء:۶۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت آپ ﷺ کی طرف اور آپ ﷺ کی نسبت اپنی طرف کر کے یہ ظاہر فرمادیا کہ اے پیارے محبوب! تم ہمارے ہو اور ہم تمہارے ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی حنفی البغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی شہرۂ آفاق تفسیر ''روح المعانی'' میں آیت

''وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا۔''

کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ اس آیت سے مراد ہے کہ ہر ایک کا الگ الگ قبلہ ہے، مقربین کا قبلہ 'عرش' ہے، روحانیین کا قبلہ 'کرسی' ہے، کروبیین کا قبلہ 'بیت المعمور' ہے اور آپ ﷺ کا قبلہ 'کعبۃ اللہ' ہے اور یہ آپ ﷺ کے جسم کا قبلہ ہے اور آپ ﷺ کی روح کا قبلہ میری ذات ہے اور میرا قبلہ آپ ﷺ کی ذات ہے۔

قبلہ، مرکز توجہ اور محور التفات کو کہتے ہیں، یعنی آپ ﷺ کی روح میری طرف متوجہ رہتی ہے اور میں آپ ﷺ کی طرف ملتفت رہتا ہوں، اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ جب آپ ﷺ کا ذکر فرماتا ہے تو اپنی طرف اضافت (نسبت) کرتا ہے اور جب اپنا ذکر فرماتا ہے تو آپ ﷺ کی طرف اضافت فرماتا ہے۔

(روح المعانی، جلد ۲، صفحہ ۲۳، شرح صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۲۹۰)

گلدستہ سفر معراج:

حضور نبی کریم ﷺ کے معجزاتی سفر یعنی سفر معراج کو علماء امت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مکہ سے حضور سید عالم ﷺ کا بیت المقدس تک رات کے ایک انتہائی قلیل حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت

marfat.com

ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے، اس کا منکر فاسق اور گمراہ ہے۔ معراج شریف بہ حالت بیداری اور جسم اطہر و روح پر فتوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول علیٰ صاحبہم الصلوٰۃ والسلام کی کثیر جماعتیں اور حضور ﷺ کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں، نصوص، آیات اور احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا براق لے کر حاضر ہونا، حضور سید عالم ﷺ کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کرنا، حضور ﷺ کا سینہ مبارک شق کیا جانا، حضور ﷺ کا انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمانا، پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا، جبریل امین علیہ السلام کا ہر آسمان کے دروازے کھلوانا، ہر ہر آسمان پر وہاں صاحب مقام انبیاء کرام علیہم السلام کا شرف زیارت حاصل کرنا اور حضور اکرم ﷺ کی تکریم و تعظیم بجالانا، تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا، حضور اکرم ﷺ کا ایک آسمان کے بعد دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا، آسمانوں پر سوال و جواب کا ہونا، وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل ''سدرۃ المنتہیٰ'' کو پہنچنا، جہاں سے آگے کسی مقرب فرشتے کو بھی مجال نہیں ہے، حضور ﷺ کو جبرائیل امین کا سدرۃ المنتہیٰ پر دودھ پیش کرنا، جبریل امین کا وہاں معذرت کرکے رہ جانا، پھر مقام خاص قرب میں حضور ﷺ کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں، وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمانا، حضور ﷺ کا دیدار الٰہی سے شرف یاب ہونا اور ملکوت سماوات و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے پچاس نمازوں کا فرض ہونا اور پھر اس میں (حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تخفیف کرا کر) پانچ کا رہ جانا، حضور سید عالم ﷺ کا شفاعت فرمانا، جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا، معراج سے واپسی پر حضور اقدس ﷺ کا اس عظیم الشان واقعہ کے اظہار و بیان میں تأمل کرنا اور صبح کفار مکہ کا تمسخر اڑانا اور تعجب و انکار کرنا اور بعض ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کا مرتد ہو جانا، واقعہ معراج کی سب سے پہلے اور بغیر کسی تردد و توقف کے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تصدیق کرنا اور اس پر ان کو بارگاہ مصطفوی ﷺ سے ''صدیق'' کا عظیم لقب عطا ہونا اور اس واقعہ کی خبریں دینا، کفار مکہ کا اس واقعہ پر شورش مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کی نشانیاں اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور ﷺ سے دریافت کرنا اور حضور ﷺ کا یہ سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور ﷺ نے بتائے، قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا وغیرہ، یہ تمام امور صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہیں اور بہ کثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے لبریز ہیں۔

ساتوں آسمانوں کی سیر:

جب حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک پہنچے اور پھر وہاں سے لامکاں کے سفر کی طرف توجہ فرماتے ہوئے پہلے آسمان پر پہنچے تو حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھولنے کیلئے کہا، وہاں کے دربان نے پوچھا کہ کون ہے؟ جبریل امین نے کہا، میں جبریل ہوں، پھر پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل امین نے کہا، جناب حضرت محمد ﷺ ہیں، انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل امین علیہ السلام نے انہیں بشارت سنائی، انہوں نے مرحبا کہا، پھر آسمان کا دروازہ کھولا گیا۔

fatmar

جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو حضرت آدم علیہ السلام کو موجود منتظر پایا۔ جبریل علیہ السلام نے ان کا تعارف کرایا کہ یہ آپکے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، آپ نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواباً سلام کیا اور کہا:

''اے صالح ابن صالح! مرحبا''

اسی طرح ہر آسمان پر یہی معاملہ ہوتا رہا، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اسی طرح حضور سید عالم ﷺ منازل طے کرتے ہوئے اور ہر آسمان کے ملائکہ اور صاحب مقام انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی زیارت سے شرف یاب فرماتے ہوئے اور ان کی تحیت و تسلیم کی نذریں قبول فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ گئے۔ سدرۃ المنتہیٰ پر آپ ﷺ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ''بیت المعمور'' لایا گیا، وہاں حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کو دودھ، شہد اور شراب کے تین جام پیش کیے، تو آپ ﷺ نے دودھ کا جام قبول فرمایا، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی، آپ ﷺ نے دین فطرت کو قبول فرمایا ہے۔

استاذی المکرم حضرت علامہ سعیدی صاحب دام ظلہم رقم طراز ہیں:

''مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمانے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

ہر آسمان پر حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا، مگر دروازہ نہیں کھلا اور جب حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ ان کے ساتھ حضرت سیدنا محمد ﷺ ہیں تو سب آسمانوں کے دروازے کھلتے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو عزت و کرامت کی جس مخصوص شاہراہ سے لے جایا جارہا تھا، یہ صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے جب اپنا نام لیا تو آسمان کا دروازہ نہیں کھلا اور جب نام محمد ﷺ لیا، تو دروازہ کھل گیا اور یہ واضح ہو گیا کہ عزت و کرامت کا کوئی دروازہ آپ ﷺ کے نام کے بغیر نہیں کھلتا۔ اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ نام محمد ﷺ سے کھلتا ہے، توبہ کی قبولیت ان ہی کے در پر آنے سے اور ان ہی کا نام لینے سے ہوتی ہے، قبر میں اجالا اسی نام سے ہوتا ہے، شفاعت کا دروازہ بھی نام محمد ﷺ سے کھلے گا اور جنت کا دروازہ بھی اسی نام سے کھلے گا۔''

(شرح صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۷۶۵)

تحفہ معراج:

رات کے ایک قلیل لمحہ میں اتنی عظیم الشان سیر کرا کر واپس لے آنا، عادۃً محال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمادیا کہ مخلوق کے لیے تو یہ محال ہے، اگر خالق کے لیے بھی یہ محال ہو تو یہ خالق کے لیے نقص اور عیب ہو گا اور خالق سبحان ہے، یعنی وہ ہر نقص اور عیب سے پاک و منزہ ہے، اس لیے بعض علماء کرام نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں لفظ سبحان ذکر کرکے واقعہ معراج کو ثابت فرمادیا ہے۔ اس مبارک سفر کے ذکر کی ابتداء سبحان سے ہوئی،

marfat.com

بجان۔ اللہ تعالیٰ کی صفت اور اس کا ذکر ہے، جبکہ اس مقدس سفر کے ذکر کے آخر میں فرمایا:

انَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

ترجمہ ''بے شک وہ سمیع وبصیر ہے''۔

سمیع وبصیر بھی اللہ تعالیٰ کی صفت اور اس کا ذکر ہے۔ سو اس سفر معراج کی ابتداء بھی ذکر الٰہی سے ہوئی اور انتہاء بھی اللہ کے ذکر پر ہوئی۔ سفر معراج سے آپ ﷺ نماز کا تحفہ لے کر آئے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

مادی انسانوں نے ترقی کی اور ان کی معراج یہ ہے کہ وہ ''چاند'' پر پہنچے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ چاند پر بھی مٹی ہے اور وہ مٹی کے ڈھیلے بطور سوغات وہاں سے ساتھ لائے۔ تو یہ مٹی سے چلے اور مٹی تک پہنچے، جو لے کے آئے، وہ بھی مٹی ہے اور حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے چلے، اللہ تعالیٰ کے ذکر تک پہنچے اور جو تحفہ لے کر آئے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مادی معراج میں انسان مٹی سے آگے نہیں نکل سکا اور روحانی معراج میں انسان خدا تک جا پہنچتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۶۹۰)

حضور سید عالم ﷺ معراج سے اپنی امت کے لیے نماز کا عظیم الشان تحفہ لے کر آئے اور فرمایا:

''تم اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گویا کہ تم اپنے رب کو دیکھ رہے ہو۔''

اور معراج کا حاصل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور اس کا دیدار ہے اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس طرح آپ ﷺ نے امت کے لیے یہ موقع فراہم کیا کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس طرح نماز پڑھے کہ حسن الوہیت کے جلووں میں ڈوب جائے۔ گویا کہ آپ ﷺ نے خود ایک مرتبہ معراج کی اور اپنی امت کے لیے دن میں پانچ مرتبہ معراج کا تحفہ لے کر آئے۔

عارفین کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی معراج کی تین حالتیں ہیں:

ایک حالت وہ ہے جب آپ ﷺ حطیم کعبہ سے مسجد اقصیٰ گئے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی، اس کی نمائندگی نماز میں حالت قیام ہے۔

دوسری حالت وہ ہے جب آپ ﷺ پہلے آسمان سے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، اس کا اظہار نماز میں حالت رکوع میں ہے۔

تیسری حالت وہ ہے کہ جب آپ ﷺ عرش عظیم سے ماوراء

دَنٰی فَتَدَلّٰیO فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰیO

تک پہنچے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل ہوا کہ جس سے بڑھ کر قرب کا تصور نہیں ہو سکتا، اس کے قائم مقام نماز میں حالت سجدہ ہے کیونکہ سجدہ میں بندہ کو اپنے رب کا وہ قرب حاصل ہوتا ہے کہ جس سے بڑھ کر قرب کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

(شرح صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۶۶۷)

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

تین انسان قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ھوں گے !!!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین انسان قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے (اسکا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین آدمی عرش کے سائے میں ہونگے بلکہ یہ تین صفات ہیں جتنے لوگوں میں یہ پائی جائیں گی وہ عرش کے سائے میں جگہ پائینگے وہ تین ارب بھی ہوسکتے ہیں اور کم و بیش بھی):

☆ وہ عورت جس کا شوہر مر جائے اور اسکے چھوٹے چھوٹے یتیم بچے ہوں، اسے نکاح کیلئے کہا جائے لیکن وہ یہ کہہ کر انکار کردے کہ میں اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرونگی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کو سنبھالنے کے قابل ہو جائیں۔

☆ وہ آدمی جو اپنے مال سے اچھا کھانا تیار کرے اور یتیموں اور مسکینوں کو کھلائے۔

☆ وہ انسان جو صلہ رحمی کرے، اسکے رزق میں وسعت اور عمر میں برکت عطا کی جائیگی اور قیامت کے دن اپنے رب کے عرش کے سائے میں ہوگا۔

(تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ 89)

جوانی کے شر سے کیسے بچا جائے؟

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نوجوان کو دیکھا تو فرمایا: اے نوجوان! اگر تو تین چیزوں کے شر سے بچ جائے تو جوانی کے شر سے بچ جائیگا:

☆ زبان، شرمگاہ اور پیٹ کے شر سے۔

تبصرہ:

جوانی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے اگر اس کی قدر کی جائے اور اسے صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ قرب الٰہی کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو توبہ سب سے زیادہ پسند ہے وہ جوانی کی توبہ ہے اور جو نوجوان جوانی میں توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے تو یہ خونخوار بھیڑیئے اور زہریلے سانپ سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔ زبان شرمگاہ اور پیٹ، یہ دروازے بند ہو جائیں تو آدمی اس کے شر سے کسی حد تک محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج کل نوجوان جوانی کی اس اہمیت سے غافل ہیں۔ وہ اسے مٹی میں رول رہے ہیں اکثریت کی گفتار لایعنی اور کردار بے ہودہ ہے، آپ کہیں دو چار نوجوانوں کو باتیں کرتے سنیں آپ کا جی چاہے گا کہ وہاں سے بھاگ جائیں یا کانوں میں روئی ٹھونس لیں۔ سنجیدگی و وقار، اخلاق و کردار اور غیرت و حمیت نام کی کوئی چیز آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ سرعام ایک دوسرے کو ماں بہن کی گالی دینا، غلیظ اور گندے مذاق کرنا، آتی جاتی خواتین کو گھورنا اور ان پر آوازے کسنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ تاہم ان مادیت گزیدہ اور پر آشوب حالات میں بھی ایسے نوجوان ہیں جو

marfat.com

اشک سحر گاہی سے وضو کرتے ہیں ان کی جوانیاں محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کے لیے وقف ہیں۔ یہی امت مسلمہ کے سچے وارث اور مستقبل کے نقیب ہیں۔

جوانی زندگی کا بہترین دور ہے انسان چاہے تو جوانی میں اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنوار سکتا ہے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو مشہور زمانہ نصیحتیں کی تھیں ان میں ایک نصیحت یہ بھی تھی: ''اے بیٹے! جوانی میں دونوں جہاں کے کام سنوار لو!'' اس ضمن میں فارسی کا ایک مشہور شعر خدمت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جوانی میں توبہ کرنا پیغمبروں کا شیوہ ہے ورنہ بڑھاپے میں تو بڑے بڑے ظالم توبہ کر لیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ عجز ہوتا ہے جسے توبہ کا نام دے دیا جاتا ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیز گار

جب کھیت پک جائے تو کس چیز کا انتظار؟

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ نے حاضرین مجلس سے فرمایا: ''اے بوڑھے لوگو! بتاؤ جب کھیتی پک جائے تو کس بات کا انتظار کیا جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کاٹنے کا۔ پھر آپ نے نوجوانوں سے فرمایا: اے نوجوانو! خوب سمجھ لو، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھیتی پکنے سے پہلے ہی کوئی آفت اور بلا آجاتی ہے جس سے وہ کھیتی تباہ و برباد ہو جاتی ہے

(تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۱۰۵)

تبصرہ

مراد یہ ہے کہ جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو موت کے بالکل قریب چلا جاتا ہے، کسی وقت بھی اس کی زندگی کا چراغ گل ہو سکتا ہے لہٰذا اسے غافل نہیں ہونا چاہئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت کے لیے بوڑھا ہونا ضروری ہے۔ جوانی میں بھی موت آسکتی ہے۔ کچھ پھول بن کھلے بھی مرجھا جاتے ہیں۔

زمین کا رونا

بعض علماء نے اللہ کے اس قول

''پھر ان پر آسمان رویا اور نہ زمین، اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔''

کے بارے میں کہا ہے: زمین کسی آدمی کی جدائی (موت) پر روتی ہے اور کسی آدمی کے وجود (زندگی) پر روتی ہے۔ جو زمین کی پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے زمین اس کی جدائی پر روتی ہے اور جو شخص زمین کی پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے وہ اس کے وجود پر روتی ہے اور اسے بوجھ سمجھتی ہے۔ (ارشاد العباد صفحہ 19)

تبصرہ:

جب اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کی موت آتی ہے تو زمین و آسمان، جن و انس، نباتات و حشرات اور شجر و حجر سب روتے ہیں، کیونکہ اس بندۂ خدا کا وجود ان کے لیے رحمت تھا اور جب کوئی فاسق فاجر مرتا ہے تو تمام مخلوق خوش ہوتی ہے کہ اچھا ہوا اس کا منحوس سایہ ہم سے اٹھ گیا اور اس کی وجہ سے جو مصائب و آلام ہم پر ٹوٹتے تھے ان سے ہم محفوظ ہو گئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: یہ مستریح ہے یا مستراح منہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا:

اگر تو یہ نیک اور فرمانبردار تھا تو مستریح یعنی دنیا کے قید خانے سے رہائی حاصل کر کے جارہا ہے اور اگر بدکردار، ظالم اور سرکش تھا تو مستراح منہ ہے یعنی اہل دنیا نے اس سے چھٹکارا پا لیا ہے۔

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ

حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں دو شخص حاضر ہوئے۔ ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ اس دوسرے شخص کی بکریاں رات کو میرے کھیت میں گھس گئیں اور انہوں نے میرا سارا کھیت کھالیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ دیا کہ سب بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں ان بکریوں کی قیمت کھیت کے نقصان کے برابر تھی۔ جب وہ دونوں شخص واپس ہوئے۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے راستے میں ملاقات ہو گئی۔ ان دونوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ سنایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس فیصلہ سے بہتر ایک اور فیصلہ بھی ہے۔ اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف گیارہ برس کی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو سلیمان علیہ السلام کے والد تھے جب اپنے صاحبزادے کی یہ بات سنی تو سلیمان علیہ السلام کو بلا کر دریافت فرمایا کہ بیٹا! وہ کون سا فیصلہ ہے جو بہتر ہے۔

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا وہ یہ ہے کہ بکریوں والا اس کھیت کی کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اور کھیتی اس حالت میں پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی واپس کر دی جائے بکریوں والے کو اس کی بکریاں واپس کر دی جائیں۔ یہ فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی پسند فرمایا۔

(قرآن کریم، پارہ نمبر 17، تفسیر روح البیان جلد 2 صفحہ 652)

سبق: حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہما السلام کے یہ دونوں فیصلے از روئے اجتہاد تھے۔ معلوم ہوا کہ اجتہاد کرنا انبیاء کرام علیہما السلام کی سنت ہے۔

ماں کی مامتا

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں دو عورتیں تھیں۔ دونوں کی گود میں دو بیٹے تھے۔ وہ دونوں کہیں جا رہی تھیں کہ راستے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا۔ وہ عورت جس کا بچہ بھیڑیا اٹھا کر لے گیا تھا۔ دوسری عورت کے بچے کو چھین کر بولی کہ یہ میرا بچہ ہے۔ بھیڑیا تیرے بچے کو اٹھا کر لے گیا ہے۔ بچے کی ماں نے کہا بہن اللہ سے ڈر یہ بچہ تو میرا ہے بھیڑیے نے تیرے بچے کو اٹھایا ہے۔ ان دونوں میں جب جھگڑا بڑھ گیا تو دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بات کی خبر ہوئی۔ تو آپ نے عرض کیا:

ابا جان! ایک فیصلہ میرا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ چھری منگوائی جائے میں اس بچے کے دو ٹکڑے کرتا ہوں اور آدھا بڑی کو اور آدھا چھوٹی کو دے دیتا ہوں۔ یہ فیصلہ سن کر بڑی تو خاموش رہی اور چھوٹی بولی کہ حضور! آپ بچہ بڑی کو ہی دے دیں لیکن خدارا بچے کے ٹکڑے نہ کیجئے۔

marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بچہ اسی چھوٹی کا ہے جس کے دل میں شفقت مادری پیدا ہو گئی چنانچہ وہ بچہ چھوٹی کو دے دیا گیا۔ (فتح الباری جز 12، صفحہ 268، مشکوٰۃ شریف 500)

سبق: اجتہاد کے ساتھ بڑے بڑے مشکل مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام اور ملک الموت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار عالی میں ایک آدمی گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ حضور! ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے سرزمین ہند میں پہنچادے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بات کیا ہوئی یہاں سے کیوں جانا چاہتے ہو وہ کہنے لگا، حضور! ابھی ابھی میں نے ملک الموت کو دیکھا ہے جو مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ وہ دیکھئے وہ مجھے اب بھی گھور رہا ہے۔ حضور! میری خیر نہیں مجھے ابھی ہند پہنچادیجئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا تو ہوا فوراً اس کو ہند چھوڑ آئی۔

تھوڑی دیر کے بعد ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا۔ حضور! سنا آپ نے اس آدمی کا قصہ؟ خدا کا مجھے حکم تھا کہ اس شخص کی جان سرزمین ہند میں قبض کرو۔ میں حیران تھا کہ اس کی جان ہند میں قبض کرنے کو فرمایا گیا ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس کھڑا ہے۔ میں اسی حیرانی میں اسے دیکھ رہا تھا کہ خود ہی اس نے ہند جانے کی تمنا ظاہر کر دی چنانچہ ادھر آپ نے ہوا کو حکم دیا اور وہ اسے اڑا کر ہند لے گئی اور ادھر میں اسکے پیچھے گیا اور جس وقت وہ سرزمین ہند پر اترا اس کا وقت آچکا تھا اسی وقت میں نے وہاں اس کی جان قبض کرلی۔ (مثنوی شریف)

سبق: موت سے بھاگنا مشکل ہے جہاں پہنچو گے یہ آجائے گی۔

سوتیلی بیٹی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کی بیوی بڑھیا تھی۔ اس بڑھیا کی پہلے خاوند سے ایک نوجوان لڑکی تھی بڑھیا کو یہ خوف ہوا کہ میں تو بڑھیا ہو گئی ہوں ایسا نہ ہو کہ یہ بادشاہ کسی غیر عورت سے شادی کرلے اور میری سلطنت جاتی رہے اس لیے یہ بہتر ہے کہ اپنی جوان لڑکی سے اس کا عقد کردوں۔ اس خیال سے ایک دن شادی کا انتظام کر کے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ میرا یہ ارادہ ہے آپ نے فرمایا یہ نکاح حرام ہے جائز نہیں۔ یہ فرما کر آپ وہاں سے تشریف لے آئے۔ اس بدخیال دنیادار بڑھیا کو بہت غصہ آیا اور آپکی دشمن ہو گئی رات دن آپ کو قتل کرنے کی فکر کرتی تھی۔ ایک دن موقعہ پا کر بادشاہ کو شراب پلا کر اپنی بیٹی کو بنا سنوار کر بادشاہ کے پاس خلوت میں بھیج دیا جب بادشاہ اپنی سوتیلی بیٹی کی طرف راغب ہوا تو بڑھیا نے کہا کہ میں اس کام کو خوشی سے منظور کرتی ہوں مگر یحییٰ اجازت نہیں دیتے بادشاہ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بلا کر پوچھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہاری حقیقی بیٹی کی طرح تم پر حرام ہے۔ بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ یحییٰ کو ذبح کردو فوراً جلادوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کردیا۔ شہید ہونے کے بعد حضرت یحییٰ کے سر انور سے آواز آئی کہ اے بادشاہ یہ عورت تجھ پر حرام ہے حرام ہے ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔ (سیرۃ الصالحین صفحہ 80)

سبق: فاسق فاجر حاکم اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے بڑے بڑے مظالم ڈھاتے ہیں اور فاسقہ و فاجرہ عورتوں کو خوش کرنے کی خاطر اللہ کے پیاروں کے درپے آزار ہو جاتے ہیں اور اللہ والے پیغام حق پہنچانے میں جان تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

Eid-ul-Fitr day from dawn, upon every Muslim who is possessor of Nisaab. It is payment equal to the Fidyah. It should be paid by all members of the family. It is Mustahab to give this before Eid prayer.

صبح صادق سے ہی واجب ہو جاتا ہے۔اس کی مقدار فدیہ کے برابر ہے۔
یہ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ عید کی نماز سے پہلے اسے ادا کرنا مستحب ہے۔

I'TIKAAF

I'tikaaf is to stay in Mosque with intention for the sake of Almighty ALLAH. It is of three types:

WAJIB - This is I'tikaaf of Nazr. Its minimum duration is one day and night. It must be accompanied by a fast.

SUNNAT- This is I'tikaaf in Ramadhan. It starts on the 20th of Ramadhan before sunset till the end of the month.

NAFL - This can be even for a few seconds. To fast for this is not necessary.

Fasting is essential for Wajib and Sunnat I'tikaaf.

In Wajib and Sunnat I'tikaaf, the Mu'tikif is not allowed to leave the Mosque even for a few seconds without a cogent reason.

Cogent reasons being the need of toilet, Wudu and Ghusl-e-Janaabat.

Even stepping out without a cogent reason will nullify the I'tikaaf.

The Mu'tikif should engage himself in worship most of the time.

A woman should perform I'tikaaf in her home at the place where she performs her daily prayer

اعتکاف

مسجد میں اللہ تعالیٰ کے لئے نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

واجب: یہ نذر کا اعتکاف ہے۔اس کی کم از کم مقدار ایک دن اور رات ہے۔اس کے ساتھ روزہ ضروری ہے۔

سنت: یہ رمضان کا اعتکاف ہے۔یہ ۲۰ رمضان سورج غروب ہونے سے پہلے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند دیکھنے پر ختم ہوتا ہے۔

نفل: یہ ایک لمحہ کے لیے بھی ہو سکتا ہے اس کے لئے روزہ ضروری نہیں ہے۔

واجب اور سنت اعتکاف کے لیے روزہ ضروری ہے۔

واجب اور سنت اعتکاف میں، معتکف ضروری حاجت کے بغیر چند لمحات کے لیے بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔

ضروری حاجت سے مراد پیشاب و پاخانہ اور وضو اور غسل کی حاجت ہے

شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔

معتکف کو زیادہ دیر عبادت میں مصروف رہنا چاہیے۔

عورت اپنے گھر میں وہاں اعتکاف بیٹھے کی جہاں وہ روز کی نماز ادا کرتی ہے۔

marfat.com

QADAA

This fast is essential, to make up those missed or broken during Ramadhan.

KAF'FAARAH

Keeping sixty fasts continuously. If this is not possible then feeding sixty needy people two meals.

If a person broke the fast of Ramadhan intentionally, Kaffaarah and Qadaa both become Wajib. If not then just Qadaa is enough.

EXEMPTIONS

The following people are exempted from fasting;

1) The traveller who intends to travel 57 1/2 miles or more.

2) The expecting mother, if by fasting, there is danger to her life or the life of the unborn baby.

3) The breast-feeding mother.

4) The sick person if there is danger to life.

5) If there is definite danger to ones life due to the thirst or hunger, it is permissible to break the fast.

All the above-mentioned people should fulfil Qadaa when they are in a position to do so.

FIDYAH

A very old or sick person who is too weak to fulfil the fast and there is no hope for any improvement in the future, he should give 2.65 kg wheat flour or an equivalent amount in money to the poor per fast.

SADQAH-E-FITR

Sadqah-e-Fitr becomes Wajib on

قضاء

ایک دن کی جگہ پر ایک روزہ رکھنے کو قضاء کہتے ہیں۔ اگر روزے رہ جائیں تو قضا لازم ہو گی

کفارہ

مسلسل ۶۰ روزے رکھنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو ۶۰ غریبوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔

جب کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دے تو کفارہ اور قضا دونوں لازم ہو جائیں گے۔ ورنہ صرف قضا ہی لازم ہو گی۔

روزہ نہ رکھنے کے اعذار

مندرجہ ذیل لوگوں پر روزے رکھنے ضروری نہیں ہیں۔

۱) مسافر جو کم از کم ساڑھے ستاون میل سفر کی نیت سے باہر ہو۔

۲) حاملہ عورت، اگر روزہ رکھنے سے اُسے یا اُس کے بچے کو خطرہ ہو۔

۳) دودھ پلانے والی عورت جس کی یہی کیفیت ہو۔

۴) بیمار شخص جس کی یہی کیفیت ہو۔

۵) روزہ دار کو اگر یقین ہو کہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے اس کی جان کو خطرہ ہے تو وہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

یہ سارے لوگ جب روزہ رکھنے کی کیفیت میں ہوں تو ان پر قضا واجب ہے۔

فدیہ

بہت بوڑھا یا بیمار شخص جو روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اور دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہو تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ فی روزہ 2 کلو65 گرام کلو گرام آٹے کی قیمت صدقہ کرے۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر عید الفطر کے دن ہر آزاد، صاحب نصاب مسلمان پر

fatmar

4) Opening the fast with dry fresh dates.
5) To form intention at night.

MAKROOHAAT

The following acts are Makrooh during fast
1) All sinful deeds e.g. gossip, backbiting, abusing, etc.
2) To taste anything without a valid reason. However omen are allowed to taste while cooking to prevent upsetting their husbands. Mothers can chew food for their babies if nobody else is available.
3) Collecting saliva in the mouth and swallowing it.
4) Delaying in Ghusl-e-Janaabat.
5) Chewing rubber, gum or anything similar.
6) Using toothpaste or powder to clean the teeth. Using Miswaak is Sunnah and permissible while fasting.
7) To complain of hunger and thirst.
8) Gargling more than necessary.
9) To inhale water more than necessary when cleaning the nose.
10) To perform work that is extremely tiring

BREAKERS OF THE FAST

The following things invalidate the fast;
1) To eat, drink or have sexual relations knowingly.
2) To smoke or Inhale anything into the notrils.
3) To dispense oil into the ears or drops into the nostrils.
4) To vomit.
5) Beginning Haid or Nifaas.

۴)خشک اور تازہ کھجوروں یا پانی کے ساتھ روزہ کھولنا
۵)رات سے نیت کرنا۔

مکروھات

مندرجہ ذیل چیزیں روزہ کے دوران مکروہ ہیں۔
۱) تمام برے کام جیسے چغلی، غیبت، جھوٹ، گالی اور جھگڑا وغیرہ
۲) کسی چیز کو بغیر مناسب عذر کے چکھنا۔ عورتیں خاوندوں کی ناراضی سے بچنے کے لیے چکھ سکتی ہیں۔ اگر کوئی اور موجود نہ ہو تو مائیں بچوں کے لیے کھانا بھی چبا سکتی ہیں مگر حلق سے نیچے نہ اترے۔
۳) منہ کے اندر تھوک جمع کرنا اور نگل لینا ۔
۴) غسلِ جنابت میں دیر کرنا۔
۵)ربڑ، گم یا اس طرح کی کوئی اور چیز چبانا۔
۶)دانت صاف کرنے کے لئے ٹوتھ پیسٹ یا پاؤڈر استعمال کرنا۔ لکڑی کی مسواک کرسکتے ہیں بلکہ یہ سنت ہے۔
۷)بھوک یا پیاس کی شکایت کرنا۔
۸)غرارے میں مبالغہ کرنا۔
۹) ناک صاف کرتے وقت مبالغہ کرنا۔
۱۰)سخت تھکا دینے والا کام کرنا

روزے کو توڑنے والی چیزیں

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
۱)جانتے ہوئے کھانے پینے اور جماع کرنے سے۔
۲)سگریٹ وغیرہ پینے سے۔
۳) کان میں تیل اور ناک میں دوائی ڈالنے سے۔
۴) منہ بھر قے کرنے سے۔
۵) حیض یا نفاس کا شروع ہونا۔

marfat.com

7) Makrooh-e-Tanzeehi - fasts which are not recommended according to Shari'ah e.g. fasting continuously or fasting only on Saturdays.

8) Makrooh-e-Tah'reemi - these are prohibited fasts e.g. fasting on Eid days.

INTENTION

Intention is essential for a fast. Without intention, the fast is not valid at all. However verbal intention is not necessary, intention of heart is sufficient.

The time to form intention for Fard-e-Mu'ayyan, Wajib Mu'ayyan, Sunnat and Mustahab can be until the middle of the Shar'i day. Intention for Ghair Mu'ayyan Fard and Wajib should be made before dawn.

INTENTION TO KEEP THE FAST

وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلّٰهِ تَعَالىٰ

I intend the fast of tomorrow of Ramadhan for ALLAH Ta'aala.

DU'A FOR OPENING THE FAST

اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

O' ALLAH, I kept the fast for You and I believed in You and I trusted upon You and and I opened the fast with sustenance provided by You .

MUSTAHABBAAT

The following acts are Mustahab in fasting;

1) Eating before dawn.

2) Delaying this upto a little before dawn.

3) Opening fast immediately after sunset

۷) مکروہ تنزیہی روزے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں جیسے صوم دہر اور صرف ہفتہ کا روزہ۔

۸) وہ روزے جن سے شریعت نے سختی سے روکا ہے جیسے عید کے دنوں میں روزے۔

نیت

روزے کے لیے نیت بہت ضروری ہے۔ روزہ کا سارا وقت اگر کوئی شخص نیت کے بغیر کھانے، پینے اور عمل زوجیت سے رکا رہے تو بھی اس کا روزہ نہ ہوگا۔ تاہم زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ دل کی نیت ہی کافی ہے

فرض معین، واجب معین، سنت اور مستحب روزہ کی نیت شرعی دن کے نصف تک ہو سکتی ہے۔

فرض غیر معین اور واجب غیر معین کی نیت صبح صادق سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کی نیت

و بصوم غد نویت من شهر رمضان لله تعالی

میں نے کل کے رمضان کے روزہ کی اللہ تعالی کیلئے نیت کی۔

روزہ کھولنے کی دعا

اللهم انی لک صمت و بک آمنت و علیک توکلت و علی رزقک افطرت

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔

مستحبات

مندرجہ ذیل امور روزہ میں مستحب ہیں۔

۱) صبح صادق سے پہلے سحری کھانا۔

۲) سحری آخری وقت میں کھانا۔

۳) سورج غروب ہونے کے فوراً بعد روزہ کھولنا۔

fatmar

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

FAST

DEFINITION

This is to abstain from eating, drinking and sexual relations from dawn till sunset with the intention of worship only for Almighty ALLAH.

TYPES

It has eight types;

1) Fard-e-Mu'ayyan - the obligatory fasts on specific days e.g. fasting in the month of Ramadhan.

2) Fard-e-Ghair Mu'ayyan - the obligatory fasts but not on specific days e.g. Qadaae -Ramadhan and fasting for Kaffaarah.

3) Wajib Mu'ayyan - the compulsory fasts on specific days e.g. fasting for Nazr-e-Mu'ayyan.

4) Wajib-e- Ghair Mu'ayyan - the compulsory fasts but not on specific days e.g. fasting for Nazr-e-Mutliq.

5) Sunnat - fasts which the Holy Prophet ﷺ kept and encouraged others to keep e.g. fasting on the 9th and 10th of Muharram and the 13th, 14th and 15th of every month.

6) Mustahab - other than Fard, Wajib and Sunnat e.g. fasting on Mondays and Thursdays.

روزہ

تعریف

صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے نیت کے ساتھ رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

روزہ کی اقسام

روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱) فرضِ معین: یہ مقررہ دنوں کے فرض روزے ہیں جیسے رمضان المبارک کے روزے۔

۲) فرضِ غیر معین: یہ روزے فرض ہیں مگر ان کے لیے دن مقرر نہیں ہیں جیسے قضائے رمضان اور روزہِ کفارہ۔

۳) واجب معین: یہ مقررہ دنوں پر واجب روزے ہیں جیسے نذرِ معین کے روزے

۴) واجب غیر معین: یہ روزے واجب ہیں مگر ان کے لیے دن مقرر نہیں ہیں جیسے نذرِ مطلق کے روزے۔

۵) سنت: وہ روزے جو نبی معظم ﷺ نے رکھے اور دوسروں کو رکھنے کی ترغیب دی جیسے ۹ اور ۱۰ محرم کا روزہ، ہر مہینے کی ۱۳ویں، ۱۴ویں اور ۱۵ویں کا روزہ اور شوال میں ۶ روزے

۶) مستحب: فرض، واجب اور سنت کے علاوہ روزے جیسے جمعرات اور سوموار کا روزہ۔

marfat.com

فقیہ اعظم
رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے اہل سنت حضرت پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ کے دادا جان سراج السالکین، قدوۃ العارفین، عمدۃ الاولیاء، شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ، فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ 1884ء کے لگ بھگ مرازیاں شریف میں ایک خالص علمی و مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالتے ہی آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل کیلئے سالہا سال بڑی محنت شاقہ فرمائی اور پھر فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1905ء میں ایک دینی درسگاہ (جو کہ اس وقت دنیا بھر میں جامعہ قادریہ عالیہ کے نام سے مشہور ہے) کی بنیاد رکھی۔ اس وقت گجرات اور گردونواح میں درس نظامی کی کوئی درسگاہ نہ تھی۔ چنانچہ نہ صرف گردونواح سے بلکہ کشمیر اور سرحدی علاقوں تک سے کثیر طلبہ دین یہاں کھنچے چلے آئے تھے۔ مقامی ومسافر طلبہ کی تعداد ایک صد سے دو صد تک رہتی تھی۔ آپ اکیلے ہی ان طلبہ کو ابتدائی قاعدہ سے لے کر درس نظامی کی آخری کتب تک تعلیم دیتے تھے۔

آپ سے جن سینکڑوں حضرات نے علم دین حاصل کیا ان میں شیخ الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ جامعہ محمدیہ بھکھی شریف، استاذ العلماء حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد نواز نقشبندی کیلانی، حضرت مولانا محمد فضل کریم قادری، صدر العلماء حضرت مولانا فیض احمد مہلوی اور حضرت مولانا علامہ علی محمد کاشمیری اور درجنوں دیگر ممتاز دینی، علمی وروحانی شخصیات شامل ہیں۔

آپ نے جامع مسجد باری والی محلہ چاہ بھنڈر گجرات میں چالیس سال تک فی سبیل اللہ خطابت کے فرائض سرانجام دیئے، کسی سے ایک پائی تک وصول نہیں کی۔ حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گجرات آمد پر حضرت شاہ صاحب کی مسجد میں آپ کی دعوت پر ہر نماز جمعہ کے بعد وعظ فرمایا کرتے تھے اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کو مسائل کے جواب دیتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ اور حضرت پیر ولایت شاہ صاحب آپس میں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ کے وصال کی خبر سن کر حضرت پیر ولایت شاہ صاحب نے فرمایا:

''افسوس! ہم قطب زمانہ سے محروم ہوگئے۔''

عظیم عالم وفقیہ ومدرس ومبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ میں بھی آپ کا مقام بہت بلند ومثالی تھا۔ تعلیم وتدریس کے علاوہ اوقات میں عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کے تلمیذ حضرت علامہ پیر سید محمد قاسم شاہ سابق خطیب نور پور شاہاں اسلام آباد، حال برطانیہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:

''زمانہ طالب علمی میں رات کو جب بھی آنکھ کھلی تو حضرت استاذ صاحب قبلہ کو میں نے مصروف عبادت پایا۔''

آپکے تلمیذ حضرت مولانا محمد نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس بھکھی شریف فرمایا کرتے: ''استاذ محترم بیماری کے ایام میں بھی روزانہ کم از کم آٹھ سیپارے تلاوت فرماتے تھے اور اس قدر کثرت کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے کہ تلاوت کرکے حافظ قرآن ہوگئے تھے۔ آپ اکثر روزہ سے ہوتے تھے لیکن گھر والوں کو بھی روزہ کی خبر نہیں ہوتی تھی۔ گھر سے حسب معمول مسجد میں کھانا بھیجا جاتا تو چپکے سے کسی مسکین طالب عالم کو کھانا کھلادیتے۔ آپ صحیح معنوں میں عابد وزاہد بے ریا تھے''

آپ عظیم علمی وروحانی پیشوا تھے لیکن خدا کے گھر (مسجد) کی صفائی اکثر خود کرتے تھے۔ کئی بار مسجد کی صفائی کیلئے اپنی قمیص یا چادر استعمال کرتے اور اس قمیص کو بڑے شوق سے پہنتے اور فرماتے مسجد کا غبار آتش جہنم سے نجات

fatmar

دلاتا ہے۔ آپ علماء وسادات کا بے حد احترام کرتے تھے۔ یتیموں، مسکینوں کی پرورش میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ یتیم بچوں و بچیوں سے اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار کرتے تھے۔ رشتہ داروں اور ہمسایہ کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مصائب میں تعزیت کیلئے لوگوں کے گھر تشریف لے جاتے۔ قرب وجوار میں جنازہ میں ضرور شرکت کرتے اور تبلیغ دین کیلئے جہاں بھی جانا پڑتا بلا معاوضہ تشریف لے جاتے

آپ کو قرآن پاک سے حد درجہ محبت تھی۔ کثرت تلاوت کے ساتھ ساتھ آپ قرآن پاک اپنے ہاتھ سے بھی لکھتے اور نادار طلباء کو قرآن پاک کے دستی نسخے تعلیم کیلئے عطا فرماتے۔ آج بھی آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی نسخے قبلہ پیر صاحب کے پاس نیک آباد شریف میں موجود ہیں۔

آپ نے سلوک کی منازل طے کرنے کیلئے حجۃ الکاملین قطب الارشاد حضرت سرکار قبلہ پیر سید ظہور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ قادری جیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ بٹالہ شریف سے بیعت کی اور پھر آپ کے خلف ارشد غوث زمانہ پیر سید نذر محی الدین قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مزید تربیت حاصل کی اور سرکار بٹالوی نے آپ کو خصوصی اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔

مشائخ کی خصوصی توجہ اور عبادات وریاضت میں محنت شاقہ کے سبب خدا تعالیٰ نے آپ کو ولایت کاملہ اور کرامات باہرہ سے نوازا تھا۔ سینکڑوں لوگ آج بھی بقید حیات گواہ ہیں کہ ایک دفعہ پورا موسم گرما بیتا جا رہا تھا اور بارش نہیں ہو رہی تھی تو حضرت صاحب قبلہ نے نالہ بھمبر کے کنارے نماز استسقاء پڑھائی، اسی وقت کالی گھٹا چڑھی اور بہت زیادہ بارش ہوئی۔ حاضرین نماز بھیگتے ہوئے گھر واپس پہنچے حالانکہ نماز سے قبل آسمان میں بالشت کے برابر بھی بادل نہ تھا

آپ کی دعاؤں سے بہت سے خوش نصیب لوگوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف بھی نصیب ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد یعقوب شاہ صاحب آف ماجرہ شریف کو کسی وجہ سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو دریائے راوی کے کنارے ایک مجذوب کی ہدایت پر آپ مراڑیاں شریف حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپکی توجہ ودعا سے اسی رات زیارت نبوی سے مشرف ہو گئے۔ حضرت شاہ صاحب ہمیشہ مراڑیاں شریف میں ننگے پاؤں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری اس قدر حضوری ہیں کہ اگر شرع شریف اس زمانے میں کسی کو صحابی کہنے کی اجازت دیتی تو میں برملا آپ کو صحابی کہتا۔

حضرت پیر سید محمد عربی شاہ قادری مہاجر مدنی جو صائم الدہر اور قائم اللیل صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں، نے ہجرت مدینہ سے قبل حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا اعتکاف کیا۔ اپنے تحریری تاثرات میں فرماتے ہیں کہ میں نے اعتکاف کے دوران عجیب وغریب واقعات دیکھے اور صاحب مزار اور انکے سجادہ نشین سے قسم قسم کے فیوض وبرکات حاصل کیں اور کئی بار حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی

وصال: آپ 26 رجب المرجب 1378ھ بمطابق 14 فروری 1958ء دس بجے شب بروز ہفتہ کلمہ پڑھتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے۔ وصال کے وقت بھی عجیب وغریب کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزارہا عوام وخواص نے شرکت کی اور آپ کو مراڑیاں شریف کے جنوب میں جہاں آج کل جامعہ قادریہ عالیہ ہے، میں ایک صاحب کرامات گیلانی سید صاحب کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کے اسم گرامی کی نسبت سے اس جگہ کا نام ''نیک آباد'' رکھا گیا۔

عرس مبارک: آپکا سالانہ عرس مبارک ہر سال 27 رجب المرجب صبح 9 بجے تا نماز ظہر خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں ہوتا ہے!!!

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

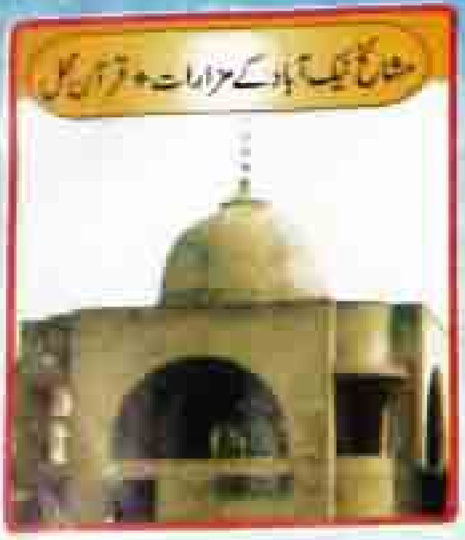

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ اور احیاء اسلام کی شاندار تحریک

جامعہ قادریہ عالمیہ (رجسٹرڈ) نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

☆ جامعہ اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" میں دیگر درجات کے علاوہ طلبہ وطالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ درس نظامی مساوی ایم اے عربی و ایم اے اسلامیات کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ☆اس سال جامعہ کے 600 کے قریب طلبہ وطالبات نے "تنظیم المدارس" کے سالانہ امتحانات میں شرکت کی اس طرح ملک بھر و کشمیر میں جامعہ کے امیدواروں کی تعداد دیگر مدارس سے زیادہ رہی ہے جبکہ مختصر کورسز سے فارغ التحصیل کی تعداد ان گنت ہے۔

☆ جامعہ قادریہ عالمیہ میں 750 سے زائد مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک، فری تعلیم، فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆ جامعہ کی نگرانی میں 250 سے زائد شاخوں میں مدارس قائم ہیں جن میں سے متعدد شاخوں کے تمام اخراجات جامعہ ادا کرتا ہے۔ ☆ جامعہ کے مرکز اور متعدد شاخوں میں مساجد اور مدارس کی وسیع تعمیرات کا کام تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

لہٰذا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات کے ذریعے اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں حصہ لیں!

اعلان داخلہ

☆ جامعہ کے شعبہ خواتین شریعت کالج طالبات میں یکم اگست 2008ء کو نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ مڈل پاس اور میٹرک پاس بیٹیاں داخلہ لے کر سعادات دارین سے بہرہ ور ہوں۔ ☆ جامعہ قادریہ عالمیہ کے 8 سالہ جدید درس نظامی مساوی ایم اے عربی و اسلامیات اور ایک سال قاری خطیب کورس میں داخلہ جاری ہے۔ نئے تعلیمی سال کی کلاسز کا اجراء 15 شوال 1429ھ کو ہوگا۔ ☆20 رمضان المبارک کو مرکز اور بیشمار شاخوں میں اجتماعی اعتکاف میں اسلامی تربیتی کورس پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ☆ شریعت کالج طالبات میں پرائیویٹ ایف اے و کمپیوٹر کلاسوں کا انتظام موجود ہے، جبکہ جامعہ کے شعبہ طلبہ میں کمپیوٹر کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے اور عامہ کے بعد پرائیویٹ میٹرک کا انتظام کیا جا رہا ہے

المعلن: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

فون 2-053-3521401، موبائل 0333-8403748، 0300-9622887، ویب ahlesunnat.info شعبہ خواتین: 3522290، 3001402